

الحمد للہ تعالیٰ

یہ مبارک رسالہ کاشفِ شبہات و پابندیہ قاطعہ عزرات نجدیہ حسین کمال
تانت سے احقاقِ حق و ردِ باطل فرمایا ہے شدِ نظر انصاف دیکھئے کہ
حق آفتاب سے زیادہ روشن ہو اور جوہِ دیکھئے یا بے انصافی برتے تو
حجت الہیہ قائم ہو چکی حساب اعد قہار کے یہاں ہے

سے بنام تاریخی

الموت الاحمر علی کل النحس

ملقب بلقب تاریخی

ہشتاد و بیست و بند برکاری نو

تصنیف لطیف عالم نوجوان فاضل ابن الفاضل ابن الفاضل ابن
الفاضل مولانا مولوی محمد مصطفیٰ رضا خان قادری برکاتی نوری دم
بالفیض المعنوی والصوری

حکیم مولوی امجد علی صاحب اعظمی تادری رضوی نے اپنے
اہتمام سے

مطبع اہل سنت و جماعت پبلشرز علیا

بسم الله الرحمن الرحيم

انھل للہ الذی صدق وعدہ ونصر عبدہ واعز جندہ وھزم الاحزاب وحده
 وکان حقاً علینا نصر المؤمنین وافضل الصلوات والکل السلام علی مزایدنا علی
 عدونا فاصبحنا ظاہرین صلوات اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحرۃ
 اجمعین ابد الابدین امین حمد اس کے وجہ کریم کو جس نے ہمیں حق پر کیا اور حق کو ظہور دیا
 بحمد اللہ تعالیٰ چالیس سال سے زیادہ ہوئے کہ آستانہ رضویہ سے ولایتیہ و دیوبندیہ پر ایسی بار
 محمدی وار پڑ رہے ہیں اور ان کے اکابر کچھ مر گئے کچھ سبک رہے ہیں اور جواب ناممکن و ناممکن
 الباطل و مایعید لنگوی صاحب نانوتوی صاحب دونوں مناظرے سے صاف ہتھ اڑ گئے
 مگر اذنا ب مرے پیچھے پکار کے جاتے ہیں اور جہان کوئی سامنے آیا موند چھپاتے ہیں۔ جناب
 تھانوی صاحب کے ان نادان دوستوں کی مرضی نہیں کہ کسی طرح تھانوی صاحب کی چین سے
 گئے وہ بیمار سے بہت کے مارے خاموش روپوش اور یہ چاری لگائے جاتے ہیں ہر بار
 موافق کی کھاتے ہیں مگر مکر و کید سے باز گب آتے ہیں۔ اب ایک مدت سے تھانوی صاحب
 گھر کے کونے میں کچھ چین سے بیٹھے اگلے داروں سے سرسہلا رہے تھے کہ اذنا ب نے پھر
 دیا پانچویں گزشتہ میں تھانوی ہمت کو ایک لونڈے کا لباس پہنا کر اس خوش کن ہمیش میں
 آستانہ رضویہ پر حاضر کیا جس نے بہت کچھ طلب تحقیق کی چھب دکھائی براہین قاطعہ لنگوی صاحب
 وہ شیطان والا قول منکر بے مکان کہا کہ یہ اسلام سے کوسوں دور ہے جب براہین میں دیکھا

الحمد لله رب العالمین
والصلاة والسلام علی
محمد و آلہ الطیبین

کچھ ذکر نہیں یہ اگر اس بنا پر ہے کہ واقعی آپ حق سمجھ لیں اور اسی ابتدا ہی جو شریک یا ان پر قائم
 ہو گئے اور جان لیا کہ ذاتی براہین والا اور حرف عرف اسکی تصدیق کرنے والا اور اگر انہیں
 متبعین نے شیطان لعین کو اللہ تعالیٰ کا شرک بنا دیا اور یہ سب مشرک و شیطان پرست چسپا
 ایسے شرک سے مشرک حسین باقر براہین کوئی حصہ ایمان کا نہیں تو صاف فرما دیجئے یہ صاف
 ہو جائیگا کہ مجدد تعالیٰ کفر دیوبند یا ان میں آپکا سبب شکست ہو گیا آپ بھی سمجھ لیں کہ وہ لوگ
 نہیں تھا اگر ایسا نہیں تو کوئی مردار کی تکمیل کرنی تھی جو انصافاً طالب حق کے لیے تمام مرد کو نقص
 کبریٰ سلسلہ اور صغریٰ معائنہ پھر انکار نتیجہ کیا منی اسکے بعد انکے اور کفر و نین میں بحث طالب
 حق کے مقصود سے ناواقف تھی گو بفرض غلط اور نین میں تاویل ممکن ہو تو وہ تو مسلم کے کلام میں
 ہوتی ہے کہ اسپر کفر نہ آنے پائے جسپر کفر آچکا اسکے لیے تاویل کس غرض سے یہ اسحق تھا
 کہ طلب حق کی استعداد یاد دہانی کر دوں جسکی بنا پر آپ کو اذن تھا ورنہ مکر و فریب کرنے والے
 مان کر کرنے والے بات بدلنے والے چلنے بھگنے والے اور بہت مہین جنگ و خونریزی نہیں لگاتا
 مگر قبل تنبیہ عدم تنبہ کو سادگی سمجھ کر جواب مرقوم آئندہ بعد تنبیہ بھی تنبہ نہ ہوا تو یہ طلب تحقیق کا پردہ
 کھول دیکھا استخوذ علیہم کا عوض کما فعل باشیاء اعمیٰ حدیث میں کلمہ نبی اسراہیل کا حال
 ارشاد ہو چکا اور نہ باب تہا نوئی صاحب کو اسکی تذکرہ کر دی گئی ہے واللہ الہادی (۳)
 آپ نے کمان دیکھا کہ یہاں مجر و اسکان ذاتی ماننے پر دیوبندی کی تکفیر کی گئی تکفیر اسپر ہے کہ
 خاتم النبیین یعنی آخر النبیین جاننا جاہلون کا خیال ہے اس میں کوئی فضیلت نہیں یہ مقام حق
 میں ذکر کے قابل نہیں حقہر کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی نیانہی مانا جائے تو
 خاتیت میں خلل نہیں (۴) یہ شبہ اضطراب آپکا اپنا نہیں کہ اسے ملکبیں کو آڑے آیا اور ان
 نے براہ کر سیکھ کر وہ جسکے حافظ اللہ و رسول ہیں جل و علا وصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سداً اللہ کے
 دھوکے میں آجایا گا غیر جگہ سے مجہول شخص کے نام سے ایک فریبی سوال کر کے حکم کیا اور جواب
 پایا جسے چوبیس برس ہوئے آئے اسکے جواب مستند وہیں بیان اسی فتوے کی نقل کافی اسے فوری
 سمجھے اور خود سمجھ میں نہ آئے تو اپنے سمجھا نیا لون سے سمجھ لیجئے وہ بھی نہ سمجھیں تو تہا نوئی صاحب
 سے سمجھ لیں اور اسی سمجھنا سمجھو ہی بدتر ہی وہ بھی نہ سمجھیں تو اپنا اقرار مکرر لکھیں سمجھا دیا جائیگا اللہ

یہی کہ خان بابی کی کتاب
 میں حکایت مذکور ہے کہ
 کے ان دست دیوبندی
 کے آپ اور مکان ذاتی
 کہ آپ بھی قائل ہیں
 اس صورت میں کوئی
 فہم میں نہ ہو کہ
 سلسلہ پر دیوبندی کی
 قدیم سے یہاں تک
 جابھوہر علی ایضاً
 سلسلہ میں کچھ
 ارشاد فرمایا تھا
 سب سے پہلے صاحب
 علیہ السلام کے بارے میں
 جس کی روایت اس میں
 جس کی روایت اس میں
 اور اگر اس وقت
 گزرتا ہے اسباب
 گزرتا ہے اسباب
 سفر سارے میں
 ہر کوئی کوئی
 اس کے لئے
 حضور کی بیجا اور
 شہادیت کے علاوہ
 تو یہی خاتمت النبیین
 اور خاتمت النبیین
 اس کے لئے کہ

اللہ تعالیٰ
 کے لئے
 کے لئے

وعند الله تكرمهم وان كانوا مكرهم لتزول منه الجبال تثبت الله الذين آمنوا
بالقول الثابت والحق الدنيا وفي الآخرة ان الله شديد المحال وسيعلم الذين
ظلموا اي منقلب ينقلبون ام يريدون كيدا قال الذين كفروا هم المكيدون
انهم الا كافس اتان من اخيت حمير نفرت وفرت بسمع زهير من اسد كبير
نفرت في بريقه فترك ذنبها تريد الخلاص ولا تاحين مناص - وشعر هذا
البطون وقيل بعد اللقوم الظالمين والكميد لله رب العالمين - والله تعالى
اعلم واعجل مجده واتموا حكمه

اس نام مبارک کے امضا پر کسی دن تک خبر سے نباشد گمان ہوا کہ شاید حج و عمرہ کے طلب تحقیق ہی
باب مسکت نے خاموش کیا مگر عا شاہ وہ تو صرف ایک تھانوی تھے اگرچہ بعض قرآن کا
ضعیف و پیسیدین دن و دوم سفر کو ایک دو روز کی مہلت و افترا مات و مبارکات و انکار محض
سے پر گزرے تھے یہی امکا جواب حضرت مستاذی فاضل نوجوان نے بتائیں صنف پر نور اظہار فرمایا
اور اب ہم سفر کو ایک والا نامہ مدعی طلب تحقیق کے نام امضا فرمایا کہ جواب ۲۲ صنف پر تیار ہے
جس میں دیوبندیوں پر نشانہ جہاں قاهرہ کی مار ہو اس دفعہ کے خط و بابہ میں مبارکات شدید
کا اظہار ہے لہذا رسالہ تھانوی صاحب پر جائیگا طالب تحقیق کو اسکی کیا ضد کہ ہمیں سے مخاطب ہو
بلکہ اس میں زیادت انکشاف ہو کہ ایک طالب علم کی سمجھ بکتنی جب وہ سمجھیں گے جو حکیم الامہ
بنائے گئے ہیں تو ع کل الصید فی جوف الفراعہ اور دوسرا نامی نامہ اسی روز خطاب
تھانوی صاحب کے نام ہوا جو ایک جوانی کا رویر تھا۔

امضا و نامه دووم مصطفوی بنام خباثت انوی

مبشلا وحامدا ومصليا ومسلما

کرامی القاب تھانوی صاحب مدرسہ شاہی مراد آباد کا ایک طالب علم بنظر ہر سلیم الطبع طالب تحقیق
بنکر حاضر ہوا انگلشی صاحب کے علم شیطان والے قول کو جب تک براہین میں نہ دکھایا تھا اس
سے کہوں دور کہا پھر مراد آباد سے ایک خط بنظر اسی طرز استفادہ پر لکھا میں نے فوراً
جواب یاچر میسون دن تمام کیٹیوں کے بعد جس میں عجیب نہیں کہ آپ بھی شامل ہوں اُس کا

حاجو صاحب
آبانی
ویدو اشو ویدو
ضورو اسکیوت
نام ویدو اسکیوت
اشو راج ابنی
آبانی بر موکوت

جواب چھک مکاتبات و شدیدا فترات و انکار محسوسات پر مکمل آئیامین نے پہلے خط کے
 جواب میں لکھ دیا تھا کہ قبل تنبیہ عدم نمبر کو سادگی سمجھ کر جواب قوم آئندہ بعد نمبر بھی نمبر نہ ہوا تو
 یہ طلب تحقیق کا پردہ کھول دینگا استفادہ علیہم کا غرض کما فاعل باشیاء علیہم حدیث میں گلبہ میں
 اسرائیل کا حال ارشاد ہو چکا اور خباب تھانوی صاحب کو اس کی تذکرہ کر دی تھی سب سے اتنی لکھا
 دے سخن جانب خباب پر وہ شبہات کہ تمام پارٹی دلو بندی کی غایت سنی اور اُس کے زعم میں
 لامل ہیں بعونہ تعالیٰ کمال متانت کے ساتھ لیسے حل کیے ہیں کہ آپ دیکھ کر بہت خوش ہو گئے
 بیشک اصغر پر سب سے اُس میں تمام دلو بندی پر نشانہ قاصر جہاں ہیں اعلیٰ درجہ کی تحقیقات علیہم
 کوئی لفظ سختی آپ کی شان میں نہیں سوا تنقیہ کے کہ اصل بحث اور ہم خواستگار کہ وہ رسالہ
 پہنچنے کی ہموار جہاز فرمائی جاسکے یہ اس لیے کہ آپ رجسٹر بیان واپس دینے کے عادی ہیں
 ہم کمال منت سے کہتے ہیں کہ ہمارے معروضات آپ کے بیان داخل دفتر ہوتے ہوئے ٹھہر
 رہے ہونے آئے ابلی بار توازن ویدیہ کیے کہ اُدھر آپ کے اتباع کی ہوس پوری ہو اور عرض و
 کا بعونہ تعالیٰ اور زیادہ کشف نوری ہوا اتنی بات لکھتے کہ ان رسالہ بھیجو آپ کو کوئی گفتا
 نہیں لکھا یہ تحریر آپ کی چوتھے دن آسکتی ہو میں انتہائی مدت دس دن رکھتا ہوں اُس کے بعد
 دوسرا طور ہو گا بعونہ عز و جل و ہوا کافی فقط مصطفیٰ رضا قادری برکاتی غفرلہ ازہری
 ہم صفر مظفر یوم جمعہ مبارکہ ۱۲۸۴ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا والہ افضل الصلوة والنعیمۃ امین
 اسکے جواب میں تھانوی صاحب نے اپنی چپ تنویری دیر کیلئے اتنی توڑی کہ کارڈ کے
 دوسرے پر ت پر یہ عبارت لکھ بھیجی بسم اللہ الرحمن الرحیم قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بلغوا عنی ولایۃ قال اللہ تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین وللمؤمنات
 بغیر ما لکنسبوا فقد احتلوا بہما نا واما مبینا خوف کی یہ حالت کہ اسپر بھی دستخط
 نہ کیے اسی عظمتوں کی یہ بے ادبی کہ کارڈ پر بسم اللہ شریف لکھی تین جگہ اللہ عز و جل کا اسم
 جلالت لکھا قرآن عظیم کی آیت لکھی جو داک کی ٹہر لگاتے وقت زمین پر رکھا گیا اور وہ بھی
 اُنک کہ آیتوں کا رخ زمین پر اور ٹہر لگاتے والے ابوہم جو جوئے کے بلکہ مکن کہ ہندو وغیرہ کافر ہو
 لہ کارڈ میں یہ ہیں الف سے لکھا ہی قرآن کریم کی کتابت میں اپنی طرف ایک حرف بڑھا دیا

جواب چھک مکاتبات و شدیدا فترات و انکار محسوسات پر مکمل آئیامین نے پہلے خط کے
 جواب میں لکھ دیا تھا کہ قبل تنبیہ عدم نمبر کو سادگی سمجھ کر جواب قوم آئندہ بعد نمبر بھی نمبر نہ ہوا تو
 یہ طلب تحقیق کا پردہ کھول دینگا استفادہ علیہم کا غرض کما فاعل باشیاء علیہم حدیث میں گلبہ میں
 اسرائیل کا حال ارشاد ہو چکا اور خباب تھانوی صاحب کو اس کی تذکرہ کر دی تھی سب سے اتنی لکھا
 دے سخن جانب خباب پر وہ شبہات کہ تمام پارٹی دلو بندی کی غایت سنی اور اُس کے زعم میں
 لامل ہیں بعونہ تعالیٰ کمال متانت کے ساتھ لیسے حل کیے ہیں کہ آپ دیکھ کر بہت خوش ہو گئے
 بیشک اصغر پر سب سے اُس میں تمام دلو بندی پر نشانہ قاصر جہاں ہیں اعلیٰ درجہ کی تحقیقات علیہم
 کوئی لفظ سختی آپ کی شان میں نہیں سوا تنقیہ کے کہ اصل بحث اور ہم خواستگار کہ وہ رسالہ
 پہنچنے کی ہموار جہاز فرمائی جاسکے یہ اس لیے کہ آپ رجسٹر بیان واپس دینے کے عادی ہیں
 ہم کمال منت سے کہتے ہیں کہ ہمارے معروضات آپ کے بیان داخل دفتر ہوتے ہوئے ٹھہر
 رہے ہونے آئے ابلی بار توازن ویدیہ کیے کہ اُدھر آپ کے اتباع کی ہوس پوری ہو اور عرض و
 کا بعونہ تعالیٰ اور زیادہ کشف نوری ہوا اتنی بات لکھتے کہ ان رسالہ بھیجو آپ کو کوئی گفتا
 نہیں لکھا یہ تحریر آپ کی چوتھے دن آسکتی ہو میں انتہائی مدت دس دن رکھتا ہوں اُس کے بعد
 دوسرا طور ہو گا بعونہ عز و جل و ہوا کافی فقط مصطفیٰ رضا قادری برکاتی غفرلہ ازہری
 ہم صفر مظفر یوم جمعہ مبارکہ ۱۲۸۴ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا والہ افضل الصلوة والنعیمۃ امین
 اسکے جواب میں تھانوی صاحب نے اپنی چپ تنویری دیر کیلئے اتنی توڑی کہ کارڈ کے
 دوسرے پر ت پر یہ عبارت لکھ بھیجی بسم اللہ الرحمن الرحیم قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بلغوا عنی ولایۃ قال اللہ تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین وللمؤمنات
 بغیر ما لکنسبوا فقد احتلوا بہما نا واما مبینا خوف کی یہ حالت کہ اسپر بھی دستخط
 نہ کیے اسی عظمتوں کی یہ بے ادبی کہ کارڈ پر بسم اللہ شریف لکھی تین جگہ اللہ عز و جل کا اسم
 جلالت لکھا قرآن عظیم کی آیت لکھی جو داک کی ٹہر لگاتے وقت زمین پر رکھا گیا اور وہ بھی
 اُنک کہ آیتوں کا رخ زمین پر اور ٹہر لگاتے والے ابوہم جو جوئے کے بلکہ مکن کہ ہندو وغیرہ کافر ہو
 لہ کارڈ میں یہ ہیں الف سے لکھا ہی قرآن کریم کی کتابت میں اپنی طرف ایک حرف بڑھا دیا

جواب چھک مکاتبات و شدیدا فترات و انکار محسوسات پر مکمل آئیامین نے پہلے خط کے
 جواب میں لکھ دیا تھا کہ قبل تنبیہ عدم نمبر کو سادگی سمجھ کر جواب قوم آئندہ بعد نمبر بھی نمبر نہ ہوا تو
 یہ طلب تحقیق کا پردہ کھول دینگا استفادہ علیہم کا غرض کما فاعل باشیاء علیہم حدیث میں گلبہ میں
 اسرائیل کا حال ارشاد ہو چکا اور خباب تھانوی صاحب کو اس کی تذکرہ کر دی تھی سب سے اتنی لکھا
 دے سخن جانب خباب پر وہ شبہات کہ تمام پارٹی دلو بندی کی غایت سنی اور اُس کے زعم میں
 لامل ہیں بعونہ تعالیٰ کمال متانت کے ساتھ لیسے حل کیے ہیں کہ آپ دیکھ کر بہت خوش ہو گئے
 بیشک اصغر پر سب سے اُس میں تمام دلو بندی پر نشانہ قاصر جہاں ہیں اعلیٰ درجہ کی تحقیقات علیہم
 کوئی لفظ سختی آپ کی شان میں نہیں سوا تنقیہ کے کہ اصل بحث اور ہم خواستگار کہ وہ رسالہ
 پہنچنے کی ہموار جہاز فرمائی جاسکے یہ اس لیے کہ آپ رجسٹر بیان واپس دینے کے عادی ہیں
 ہم کمال منت سے کہتے ہیں کہ ہمارے معروضات آپ کے بیان داخل دفتر ہوتے ہوئے ٹھہر
 رہے ہونے آئے ابلی بار توازن ویدیہ کیے کہ اُدھر آپ کے اتباع کی ہوس پوری ہو اور عرض و
 کا بعونہ تعالیٰ اور زیادہ کشف نوری ہوا اتنی بات لکھتے کہ ان رسالہ بھیجو آپ کو کوئی گفتا
 نہیں لکھا یہ تحریر آپ کی چوتھے دن آسکتی ہو میں انتہائی مدت دس دن رکھتا ہوں اُس کے بعد
 دوسرا طور ہو گا بعونہ عز و جل و ہوا کافی فقط مصطفیٰ رضا قادری برکاتی غفرلہ ازہری
 ہم صفر مظفر یوم جمعہ مبارکہ ۱۲۸۴ ہجریہ قدسیہ علی صاحبہا والہ افضل الصلوة والنعیمۃ امین
 اسکے جواب میں تھانوی صاحب نے اپنی چپ تنویری دیر کیلئے اتنی توڑی کہ کارڈ کے
 دوسرے پر ت پر یہ عبارت لکھ بھیجی بسم اللہ الرحمن الرحیم قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم بلغوا عنی ولایۃ قال اللہ تعالیٰ والذین یؤذون المؤمنین وللمؤمنات
 بغیر ما لکنسبوا فقد احتلوا بہما نا واما مبینا خوف کی یہ حالت کہ اسپر بھی دستخط
 نہ کیے اسی عظمتوں کی یہ بے ادبی کہ کارڈ پر بسم اللہ شریف لکھی تین جگہ اللہ عز و جل کا اسم
 جلالت لکھا قرآن عظیم کی آیت لکھی جو داک کی ٹہر لگاتے وقت زمین پر رکھا گیا اور وہ بھی
 اُنک کہ آیتوں کا رخ زمین پر اور ٹہر لگاتے والے ابوہم جو جوئے کے بلکہ مکن کہ ہندو وغیرہ کافر ہو
 لہ کارڈ میں یہ ہیں الف سے لکھا ہی قرآن کریم کی کتابت میں اپنی طرف ایک حرف بڑھا دیا

اسماء نامہ سوم مصطفوی نام خباب تھانوی صاحب جہان بھون

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی سولہ الیکم

کرامی نش خباب تھانوی صاحب آپ کے اتباع سے ایک طالب علم مستفید و طالب تحقیق بنکر آیا اور عبارت براین دکھانے سے پہلے اُسکے مضمون کو اسلام سے کوسن دور بتایا عبارت دیکھ کر وہ جو شخص ایمان نہ رہا اُسے غور کا حکم ہوا دت کے بعد اُسکے نام سے ایک بے معنی خط آیا جسکی طرز میں وہی استفادہ و طلب تحقیق کا اظہار اور حقیقت اُس سے برکنار تھا قبل تنبیہ عدم تنبیہ کو سادگی پر محمول کر کے ہدایت کی گئی اسکے چوبیسویں روز ایک دو ورق تحریر افترا دات و مکابرات و انکار محسوسات سے بھری آئی یہ تمام پارٹی کی جو جوش و شعلہ علم و منتہائے سعی ہو اس میں بائیس دن صرف ہونا بتا رہا ہے کہ تھانہ بھون سے انتہائے بالغیر میں یہ دیر لگی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہے جب تو ظاہر کہ اُسکے کاتب آپ ہی ہیں گو مشورہ ساری پارٹی کا سہی اور بالفرض ایسا نہیں تو اب فرمائیے کہ وہ آپ کے نزدیک مقبول ہو یا مردود و اگر مردود ہے لکھ دیجیے یہیں فیصلہ ہو گیا اور اگر مقبول ہو تو وہ تحریر جب تھی تو اب آپ کی ہو گئی یہ صورت اولیٰ کہ آپ لکھ دیں کہ ہاں وہ تحریر دو ورق مدرس مسجد شاہی مردود ہے حال عادی ہو لہذا شش ثانی تینیں ہر مال جس طرح شاعر اپنے نفس سے ایک دوسرا شخص تخلیل کر کے اُس سے کلام و خطاب سوال و جواب لطف و عتاب کرتا ہو یہی ہلکا آپ کے دوشے کرنے ہوئے ایک تھانوی صاحب ظاہری کہ آپ خود بے پردہ و حجاب ہیں دوم تھانوی صاحب باطنی کہ اُس تحریر دو ورق کے حجاب میں طالب تحقیق بنکر آئے ہیں ہم جہان کین گئے کہ آپ نے یہ لکھا آپ سے یہ کہتا تھا آپ طالب تحقیق ہیں امثالہ اولک جن میں اُس تحریر کا کاتب بنا کر خطاب ہو وہ ان آپ بحیثیت تھانوی باطنی مراد ہونگے ورنہ آپ بحیثیت تھانوی ظاہری یہ فرق یاد رکھیے کہ حقیقت میں اگر کے حیثیت کم نہ کیجیے جمل مقصود اظہار حق و از طریق باطل اور یہ دکھا دینا ہے کہ دیوبندی عنذات کیسے یاد رہا اور زامین و زائل اور اشکال جبرہت ناز ہے اور اُسے یقیناً لامل سمجھ ہو ہیں کس درجہ

کرامی نش خباب تھانوی صاحب آپ کے اتباع سے ایک طالب علم مستفید و طالب تحقیق بنکر آیا اور عبارت براین دکھانے سے پہلے اُسکے مضمون کو اسلام سے کوسن دور بتایا عبارت دیکھ کر وہ جو شخص ایمان نہ رہا اُسے غور کا حکم ہوا دت کے بعد اُسکے نام سے ایک بے معنی خط آیا جسکی طرز میں وہی استفادہ و طلب تحقیق کا اظہار اور حقیقت اُس سے برکنار تھا قبل تنبیہ عدم تنبیہ کو سادگی پر محمول کر کے ہدایت کی گئی اسکے چوبیسویں روز ایک دو ورق تحریر افترا دات و مکابرات و انکار محسوسات سے بھری آئی یہ تمام پارٹی کی جو جوش و شعلہ علم و منتہائے سعی ہو اس میں بائیس دن صرف ہونا بتا رہا ہے کہ تھانہ بھون سے انتہائے بالغیر میں یہ دیر لگی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہے جب تو ظاہر کہ اُسکے کاتب آپ ہی ہیں گو مشورہ ساری پارٹی کا سہی اور بالفرض ایسا نہیں تو اب فرمائیے کہ وہ آپ کے نزدیک مقبول ہو یا مردود و اگر مردود ہے لکھ دیجیے یہیں فیصلہ ہو گیا اور اگر مقبول ہو تو وہ تحریر جب تھی تو اب آپ کی ہو گئی یہ صورت اولیٰ کہ آپ لکھ دیں کہ ہاں وہ تحریر دو ورق مدرس مسجد شاہی مردود ہے حال عادی ہو لہذا شش ثانی تینیں ہر مال جس طرح شاعر اپنے نفس سے ایک دوسرا شخص تخلیل کر کے اُس سے کلام و خطاب سوال و جواب لطف و عتاب کرتا ہو یہی ہلکا آپ کے دوشے کرنے ہوئے ایک تھانوی صاحب ظاہری کہ آپ خود بے پردہ و حجاب ہیں دوم تھانوی صاحب باطنی کہ اُس تحریر دو ورق کے حجاب میں طالب تحقیق بنکر آئے ہیں ہم جہان کین گئے کہ آپ نے یہ لکھا آپ سے یہ کہتا تھا آپ طالب تحقیق ہیں امثالہ اولک جن میں اُس تحریر کا کاتب بنا کر خطاب ہو وہ ان آپ بحیثیت تھانوی باطنی مراد ہونگے ورنہ آپ بحیثیت تھانوی ظاہری یہ فرق یاد رکھیے کہ حقیقت میں اگر کے حیثیت کم نہ کیجیے جمل مقصود اظہار حق و از طریق باطل اور یہ دکھا دینا ہے کہ دیوبندی عنذات کیسے یاد رہا اور زامین و زائل اور اشکال جبرہت ناز ہے اور اُسے یقیناً لامل سمجھ ہو ہیں کس درجہ

کرامی نش خباب تھانوی صاحب آپ کے اتباع سے ایک طالب علم مستفید و طالب تحقیق بنکر آیا اور عبارت براین دکھانے سے پہلے اُسکے مضمون کو اسلام سے کوسن دور بتایا عبارت دیکھ کر وہ جو شخص ایمان نہ رہا اُسے غور کا حکم ہوا دت کے بعد اُسکے نام سے ایک بے معنی خط آیا جسکی طرز میں وہی استفادہ و طلب تحقیق کا اظہار اور حقیقت اُس سے برکنار تھا قبل تنبیہ عدم تنبیہ کو سادگی پر محمول کر کے ہدایت کی گئی اسکے چوبیسویں روز ایک دو ورق تحریر افترا دات و مکابرات و انکار محسوسات سے بھری آئی یہ تمام پارٹی کی جو جوش و شعلہ علم و منتہائے سعی ہو اس میں بائیس دن صرف ہونا بتا رہا ہے کہ تھانہ بھون سے انتہائے بالغیر میں یہ دیر لگی ہو اگر واقعی ایسا ہی ہے جب تو ظاہر کہ اُسکے کاتب آپ ہی ہیں گو مشورہ ساری پارٹی کا سہی اور بالفرض ایسا نہیں تو اب فرمائیے کہ وہ آپ کے نزدیک مقبول ہو یا مردود و اگر مردود ہے لکھ دیجیے یہیں فیصلہ ہو گیا اور اگر مقبول ہو تو وہ تحریر جب تھی تو اب آپ کی ہو گئی یہ صورت اولیٰ کہ آپ لکھ دیں کہ ہاں وہ تحریر دو ورق مدرس مسجد شاہی مردود ہے حال عادی ہو لہذا شش ثانی تینیں ہر مال جس طرح شاعر اپنے نفس سے ایک دوسرا شخص تخلیل کر کے اُس سے کلام و خطاب سوال و جواب لطف و عتاب کرتا ہو یہی ہلکا آپ کے دوشے کرنے ہوئے ایک تھانوی صاحب ظاہری کہ آپ خود بے پردہ و حجاب ہیں دوم تھانوی صاحب باطنی کہ اُس تحریر دو ورق کے حجاب میں طالب تحقیق بنکر آئے ہیں ہم جہان کین گئے کہ آپ نے یہ لکھا آپ سے یہ کہتا تھا آپ طالب تحقیق ہیں امثالہ اولک جن میں اُس تحریر کا کاتب بنا کر خطاب ہو وہ ان آپ بحیثیت تھانوی باطنی مراد ہونگے ورنہ آپ بحیثیت تھانوی ظاہری یہ فرق یاد رکھیے کہ حقیقت میں اگر کے حیثیت کم نہ کیجیے جمل مقصود اظہار حق و از طریق باطل اور یہ دکھا دینا ہے کہ دیوبندی عنذات کیسے یاد رہا اور زامین و زائل اور اشکال جبرہت ناز ہے اور اُسے یقیناً لامل سمجھ ہو ہیں کس درجہ

برود و مغل مافل تھا نوی صاحب باطنی نے یہاں تین بحثیں پھیری ہیں کفر برائین کفر
تخذیر الناس کفر فقہی اسمیل و طوی صاحب اسکا بیان اور شبہات تھا نوی صاحب باطنی
کا بطلان ان تین سے لیجی وباللہ التوفیق وہو المستعان علی کل شیئ

بحث اول تکفیر کنگوی صاحب

عبد الجبار عمر پوری نے لکھا تھا حضرت کی نسبت یہ اعتقاد کہ جہان سولو و شریف پڑھا جاتا ہے
تشریف لاتے ہیں شرک ہو ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اللہ سبحنہ نے اپنی صفت دوسرے
عنایت نہیں فرمائی اقول یہ اسکا صریح جنون تھا کہاں تشریف لانا کہاں موجود ہونا کہ
عبد المسیح صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے اس جنون سے اغراض فرما کر دو وجہ سے رو کیا
ایک یہ کہ کہاں مواقع محدود وہ جاس محدود کہاں ہر جگہ دوسرے یہ کہ اسے خاصہ باری عزوجل
جاننا باطل جو مشرق سے غرب تک ہر روح کو حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی قبض
کرے ہیں ہر مکان کو رات دن دیکھتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا انکے آگے مثل چھوڑ
سے خوان کے کر دی جو بجاوہ تو ملک مقرب ہیں شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے اللہ تعالیٰ
نے اُسے اس کی قدرت دیدی ہے یہ کتنا صاف معنی نقض تھا کنگوی صاحب نے براہ کمال
عیاری اُسے نقض سے توڑ کر ماہر استدلال ٹھہرایا گویا مصنف انوار ساطعہ یون دلی لاؤ ہیں
کہ جب شیطان ملک الموت ہر جگہ موجود ہیں تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بھی ہر جگہ موجود ہوں حالانکہ یہ مصنف پر محض افتراء اور اپنی اس گڑبٹ پر اعتراض شروع
کر دیتے کہ ملک الموت و شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اسکا حال مشاہدہ و خصوص قطعیہ سے
معلوم ہوا اب اگر کسی فضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا نامہ اس مفضل سے ثابت کرنا
کسی عامل ذی ظلم کا کام نہیں اول تو عقائد مسائل کے قیاسی نہیں بلکہ قطعیات و خصوص سے
ثابت ہوتے ہیں خبر واحد بھی بیان مفید نہیں لہذا اسوقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات کے
اسکو ثابت کرے دوسرے قرآن و حدیث سے اُسکے خلاف ثابت ہو خود و خرم عالم فرمائے ہیں
لا ادری ما یفعل بی ولا یکفر اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیار پیچھے کا بھی ظلم
نہیں اگر فضیلت ہی موجب اسکی ہے تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب ہم ہیں

یہاں تین بحثیں پھیری ہیں کفر برائین کفر
تخذیر الناس کفر فقہی اسمیل و طوی صاحب اسکا بیان اور شبہات تھا نوی صاحب باطنی
کا بطلان ان تین سے لیجی وباللہ التوفیق وہو المستعان علی کل شیئ
عبد الجبار عمر پوری نے لکھا تھا حضرت کی نسبت یہ اعتقاد کہ جہان سولو و شریف پڑھا جاتا ہے
تشریف لاتے ہیں شرک ہو ہر جگہ موجود خدا تعالیٰ ہے اللہ سبحنہ نے اپنی صفت دوسرے
عنایت نہیں فرمائی اقول یہ اسکا صریح جنون تھا کہاں تشریف لانا کہاں موجود ہونا کہ
عبد المسیح صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے اُسکے اس جنون سے اغراض فرما کر دو وجہ سے رو کیا
ایک یہ کہ کہاں مواقع محدود وہ جاس محدود کہاں ہر جگہ دوسرے یہ کہ اسے خاصہ باری عزوجل
جاننا باطل جو مشرق سے غرب تک ہر روح کو حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی قبض
کرے ہیں ہر مکان کو رات دن دیکھتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا انکے آگے مثل چھوڑ
سے خوان کے کر دی جو بجاوہ تو ملک مقرب ہیں شیطان تمام بنی آدم کے ساتھ رہتا ہے اللہ تعالیٰ
نے اُسے اس کی قدرت دیدی ہے یہ کتنا صاف معنی نقض تھا کنگوی صاحب نے براہ کمال
عیاری اُسے نقض سے توڑ کر ماہر استدلال ٹھہرایا گویا مصنف انوار ساطعہ یون دلی لاؤ ہیں
کہ جب شیطان ملک الموت ہر جگہ موجود ہیں تو ضرور ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
بھی ہر جگہ موجود ہوں حالانکہ یہ مصنف پر محض افتراء اور اپنی اس گڑبٹ پر اعتراض شروع
کر دیتے کہ ملک الموت و شیطان کو جو یہ وسعت علم دی اسکا حال مشاہدہ و خصوص قطعیہ سے
معلوم ہوا اب اگر کسی فضل کو قیاس کر کے اس میں بھی مثل یا نامہ اس مفضل سے ثابت کرنا
کسی عامل ذی ظلم کا کام نہیں اول تو عقائد مسائل کے قیاسی نہیں بلکہ قطعیات و خصوص سے
ثابت ہوتے ہیں خبر واحد بھی بیان مفید نہیں لہذا اسوقت قابل التفات ہو کہ مؤلف قطعیات کے
اسکو ثابت کرے دوسرے قرآن و حدیث سے اُسکے خلاف ثابت ہو خود و خرم عالم فرمائے ہیں
لا ادری ما یفعل بی ولا یکفر اور شیخ عبد الحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیار پیچھے کا بھی ظلم
نہیں اگر فضیلت ہی موجب اسکی ہے تو تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب ہم ہیں

یہاں تین بحثیں پھیری ہیں کفر برائین کفر
تخذیر الناس کفر فقہی اسمیل و طوی صاحب اسکا بیان اور شبہات تھا نوی صاحب باطنی
کا بطلان ان تین سے لیجی وباللہ التوفیق وہو المستعان علی کل شیئ

۱۲

اقول جو کس نے سوچا کہ یہاں ذاتی مقابل عطائی۔ اول تا آخر مشابہت و استقامت
 فریقین اور خود اس عبارت لاینبی کا فقرہ اسکے بطلان و نہان پر شاہ عدل میں اول
 مشابہت انصاف۔ بحث کا یہ بریلی جو عمر پوری کے اس کتب پر کہ یہ اعتقاد شرک ہے اللہ بھگت
 نے اپنی صفت دوسرے کو عنایت میں فرمائی دیکھو صراحتہ علم عطائی میں کلام سے کہ اسکا
 علم عطائی حضور کو نہیں جو مانے شرک یہ کہ یہ اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ جو اس کے عظمیٰ کو
 عطا فرمائی صاحب انوار اسکا ذکر کرتے ہیں براہین والا اسی کو بنا رہا دیکھ کر کسی صریح
 ہے ایمانی جو کہے عطائی اہل علم ماننے کی بحث و استقامت شرک کہا جو ثانیاً مولانا مہر علی
 صاحب کے کونے حرف میں تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ علم ہے عطائی خدا
 ہے جس پر براہین والا یہ کتاب ہے تمام نصوص کو ذکر کر کے ثابت کرتا جو ثانیاً مولانا
 کی تحریر میں ہے عطائی کا کونسا حرف تھا جس پر براہین والا کہا جو یہ کتاب عقیدہ مولف کی تحریر کے
 موافق ہوگا البتہ وہ شرک ہو رہا اسی براہین والا کے کتب ۲۰۴ سے صفحہ ۲۰۵ تک
 انوار سالک کا مطلق کلام منقول ہے جس میں انھوں نے فرمایا بہت حکامات میں حاضر ہو جائیو
 یہ لوگ شرک کہتے ہیں اسی تشریح گزری جہاں ملک و ملت میں بے پناہ اہل سنت کا
 اعتقاد ہے کہ اصل عالم الیب اللہ تعالیٰ ہو کوئی انسان نہیں جو اس کے شان جان لے ان اللہ تعالیٰ
 اپنے رسول کو خبریں غیب کی دیتا جو پھر کہا شدہ عبد اللہ بن عباس نے لکھا جو رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے ہم امتی کو جانتے ہیں کہ وہ کس رتبہ کا جو فرشتے خبر پہنچاتے ہیں
 ہیں اور نبی ہوتے سے حضرت پچھتے ہیں سب امتیوں۔ یہ مائیں تشریف میں شریعت سے درو
 و سلام شریعتا جانا ہے جسے کہ درود تشریف پہنچاتے ہوتے ہر نبیوں میں جسے ہوتی ہوتی
 جلسہ کی پھر کہا فکر کرنا چاہیے ان باتوں میں کہ امت کے احوال پر حق کر سکتے ہیں انھیں
 سب سے اللہ تعالیٰ مدد و سکرم کو ایک روز ہر جہلا دور اسے وہ تمام تفصیل بعد اس سے
 مجالس شریعت پر اظہار ثابت کی پھر کہا خبر ہو گئی ان مسائل سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 و سلم کو کہا آیات و امارت و احوال مشائخ و علما سے ثابت ہو گیا کہ اعتقاد مخالف سیلا
 کی انھیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خبر غیب و اسطوار۔ یہ پتہ دہائی ہے دیکھو کیسی صحت ہے

اللہ تعالیٰ کی صفت
 علم عطائی
 صاحب انوار
 مہر علی صاحب
 مولانا مہر علی
 عبد اللہ بن عباس
 مجالس شریعت
 احوال مشائخ
 سیلا
 خبر غیب
 اسطوار
 پتہ دہائی
 دیکھو کیسی

اللہ تعالیٰ کی صفت
 علم عطائی
 صاحب انوار
 مہر علی صاحب
 مولانا مہر علی
 عبد اللہ بن عباس
 مجالس شریعت
 احوال مشائخ
 سیلا
 خبر غیب
 اسطوار
 پتہ دہائی
 دیکھو کیسی

علم عطائی و علم بالوساطت کی یہاں بھی برابری ولسے لئے وہی جواب دیا اور اپنی اس تقریر سے
 جواب دیا کہ صفحہ ۱۰۹ مختص قیاس نامہ مضاف کا اور یہ حجت شرعیہ میں غفر ۲۰۰ پلا ہے جواب
 دیا کہ حق تعالیٰ نے منہر ت غزائیل کو ایسی قوت و علم دیا ہے کہ فرما کر عالم اسرار و
 اعیانہ و علم کو قصد ہا کو نہ زائد ہو گیا یا موجب ہو گیا کہ انم فعیات میں سے یہ ہوتا ہوا ہے جو کہ عام
 انفعلیت میں ہو اور قیاس و فلسفہ کا امکان میں معاد کا ثبوت نفس و ثبوت ہوتا ہے بلکہ موت
 کا جواب مذکور ہو گیا اس مکان کہ کو علم ذاتی یعنی بے عطا ذاتی رہا ان کسی شریہ ہو گیا
 ہے برابری والا قطعاً جانتا ہو کہ وہ علم عطائی مانتے ہیں اور اسی ثبوت پر ثبوت میں تو ثابت
 ہے ایمان کا ہے اسی کو کہتا ہے کہ جس کا عقیدہ معرفت کی تحریر کے فوق ہو گا اور وہ جس
 سے خاصاً ثابت رہتا ہے کہ اس کا ہی کلمہ جو تعادلی باطنی سے نفس کی معنی بنا ہوا ہے علم
 ذاتی آپ کو ثابت کر کے یہ عقیدہ کر کے پیدا ہوا کہ یہ عقیدہ ہست کو جسے جہاد کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور
 علم ہے و خدا ہو مساد مساد وہ لفظ دیکھو شیطان کو جو یہ دست علم دی دیکھو وہی میں کلام
 و رسی پر برجہ فضیلت قیاس کو منع کرتا ہے کہ عقائد قیاسی نہیں۔ قیاس سے وہ حکم ثابت
 ہوتا ہے جو نفیس علیہ میں ہوا اسکا مہا بن۔ شیطان میں علم عطائی تعادل و شہر اگر حسب علم
 مرد و گشتہ بن سپر قیاس ہوتا تو اس سے بھی عطائی ہی کو ثابت ہوتا ہے یوں رو کر باقی کہ
 کہ عقائد قیاسی نہیں ہوا بعد از برابری والا ایمان بزور زبان خود قیاس کی بے فکر فارق یہ بتاتا ہے
 کہ شیطان کو یہ وسوسہ نفس سے ثابت ہوئی کہ عالم کی دست علم کی کوئی حق نہیں ہے دیکھو
 جس علم کو الہیس کے۔ یہ ثابت مانا اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نفی کیا اس
 بنا پر کہ وہ ان نفس سے یہاں نفس سے ثبوت نہیں یعنی جس طرح الہیس کے لیے نفس سے ثابت
 ہے اگر حضور کے لیے بھی نفس سے ثابت ہوتا تو مانا جا۔ اب دیکھو الہیس کے لیے علم عطائی کی
 بابت عطا اگر عطائی ہے تو اسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سلب کیا اور اسکا حضور
 کے لیے ماننا شریک خالص کرنا آپ کہتے ہیں کہ یہ بحث علم عطائی میں نہیں بلکہ علم و طایر ہے
 تو حاصل کلام وہ تھوڑا ہے جو آپ تعالیٰ صاحب باطنی سے بنا کر شہان و علم عطائی سے
 اور مرد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ذاتی میں بلکہ حاصل کلام گشتہ بنی ٹھہر کر ہے

علم بالوساطت کی یہاں بھی برابری ولسے لئے وہی جواب دیا اور اپنی اس تقریر سے
 جواب دیا کہ صفحہ ۱۰۹ مختص قیاس نامہ مضاف کا اور یہ حجت شرعیہ میں غفر ۲۰۰ پلا ہے جواب
 دیا کہ حق تعالیٰ نے منہر ت غزائیل کو ایسی قوت و علم دیا ہے کہ فرما کر عالم اسرار و
 اعیانہ و علم کو قصد ہا کو نہ زائد ہو گیا یا موجب ہو گیا کہ انم فعیات میں سے یہ ہوتا ہوا ہے جو کہ عام
 انفعلیت میں ہو اور قیاس و فلسفہ کا امکان میں معاد کا ثبوت نفس و ثبوت ہوتا ہے بلکہ موت
 کا جواب مذکور ہو گیا اس مکان کہ کو علم ذاتی یعنی بے عطا ذاتی رہا ان کسی شریہ ہو گیا
 ہے برابری والا قطعاً جانتا ہو کہ وہ علم عطائی مانتے ہیں اور اسی ثبوت پر ثبوت میں تو ثابت
 ہے ایمان کا ہے اسی کو کہتا ہے کہ جس کا عقیدہ معرفت کی تحریر کے فوق ہو گا اور وہ جس
 سے خاصاً ثابت رہتا ہے کہ اس کا ہی کلمہ جو تعادلی باطنی سے نفس کی معنی بنا ہوا ہے علم
 ذاتی آپ کو ثابت کر کے یہ عقیدہ کر کے پیدا ہوا کہ یہ عقیدہ ہست کو جسے جہاد کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور
 علم ہے و خدا ہو مساد مساد وہ لفظ دیکھو شیطان کو جو یہ دست علم دی دیکھو وہی میں کلام
 و رسی پر برجہ فضیلت قیاس کو منع کرتا ہے کہ عقائد قیاسی نہیں۔ قیاس سے وہ حکم ثابت
 ہوتا ہے جو نفیس علیہ میں ہوا اسکا مہا بن۔ شیطان میں علم عطائی تعادل و شہر اگر حسب علم
 مرد و گشتہ بن سپر قیاس ہوتا تو اس سے بھی عطائی ہی کو ثابت ہوتا ہے یوں رو کر باقی کہ
 کہ عقائد قیاسی نہیں ہوا بعد از برابری والا ایمان بزور زبان خود قیاس کی بے فکر فارق یہ بتاتا ہے
 کہ شیطان کو یہ وسوسہ نفس سے ثابت ہوئی کہ عالم کی دست علم کی کوئی حق نہیں ہے دیکھو
 جس علم کو الہیس کے۔ یہ ثابت مانا اسی کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نفی کیا اس
 بنا پر کہ وہ ان نفس سے یہاں نفس سے ثبوت نہیں یعنی جس طرح الہیس کے لیے نفس سے ثابت
 ہے اگر حضور کے لیے بھی نفس سے ثابت ہوتا تو مانا جا۔ اب دیکھو الہیس کے لیے علم عطائی کی
 بابت عطا اگر عطائی ہے تو اسی کو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سلب کیا اور اسکا حضور
 کے لیے ماننا شریک خالص کرنا آپ کہتے ہیں کہ یہ بحث علم عطائی میں نہیں بلکہ علم و طایر ہے
 تو حاصل کلام وہ تھوڑا ہے جو آپ تعالیٰ صاحب باطنی سے بنا کر شہان و علم عطائی سے
 اور مرد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم ذاتی میں بلکہ حاصل کلام گشتہ بنی ٹھہر کر ہے

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے علم ہے عطا مانا شکر ہے نہ اس لیے کہ نص نہیں اور علم
کے لیے عطا کر آتی تھی علم حاصل ہے اس لیے کہ نص سے ثابت ہو آئی اس تاویل نے اوّل
انجیل کو تسلیم ہی صاحب کے سر پر لیا واقعی قسمت کا لکھا کہاں جاسکے قاضی ابوبکر
کی یہ فقرہ کر جو نے ابھی سابع میں ذکر کی اور کہ شیطان کہ وصیت علم کا حال حضور قطعی
معلوم ہوا اور وہ کوئی قصہ سے ثابت نہ ہے نہ زین عبدہ احد بھی یہاں مفید نہیں اور ان
قصبات سے ثابت کرے سب صریح ناظرین کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے
اس علم کا مانہ انفس قطعی وارد ہونے پر موقوف نہ کہتا ہے حدیث صحیح آحاد میں ہو تو کافی نہیں کیا
بے عطا کر آتی علم ملتا ہے پرین کہا جاتا دیکھو امام الطائفہ کا دھرم کہ جو بھل اور وہ ترک
میں برابر ہے جیسا کہ ان دونوں خدا مانا یا نہ ہو کیا اگر کوئی کہے کہ وہاں خود آتی ہو تو سہی ہو
کہ بھائی اسکے ماننے کو نص قطعی درکار ہو ورنہ اگر حدیث صحیح میں بھی ہو تو کافی نہیں کیونکہ یہ فقہ
کی بات ہو تا حدیث کا وہ تقریر دیکھ کہ خیر عالم علیہ السلام کو بھی اگھ کو نہ اس سے زیادہ عطا نہ
ملیں سب مگر ثبوت قطعی اس کا کہ عطا کیا ہے نص سے ہو کہ اس پر عقیدہ کیا جائے دیکھو صاحب
عطا میں کلام کر رہا ہے عاشر اگر ان کا خود جابجا قائل ہو صرف ثبوت قطعی کا منکر ہے
کیا آپ کے نزدیک اگر کوئی صاحب بے عطا ہے اتنی علم ملتا لیکن جانتے تھے ایسا ہو تو قرار
کر دیجیے دام بھل جائیں گے آدھی عشر حضور قدس سے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کیلئے اس علم کے ثابت کرنے پر کتنا بڑا ہمت کے ایسے جہل پر تعجب ہوتا ہو تاں عشر
سے اگر انہما جہل ہو تاں عشر عشیر ہو لطف کیا جہل پر سب عشر سو دھرم
بے عطا عشر عشیر کو تاہم نہیں ہو لطف کی ہو اگر براہین واسے کی بحث علم ہے عطا
ان میں مرقی اور مولف کو اسکا مثبت سمجھتا ہو کیا فقط جہل کو تاہم نہیں کا حکم لگا کر
کہ مولف کا فرمودہ مشرک ہو کہ بے خدا کے دیے علم ملتا ہو سادہ عشر اس نے نص
کی کہ مولف آپ شاید مشرک میں مبتلا نہ ہو بے عطا کر آتی علم ماننے پر مشرک میں یوں شک
شہرہ رکھتا یا اپنے امام الطائفہ اسمعیل بلوی کی طرح بزرگوار اوصاف ابوبکر اور وہ مشرک
برابر ہے کیونکہ نبوی صاحب ابوبکر یا اسکے برابر مشرک تو کہنا شاید مشرک میں نہ ہو

دیکھئے شرک میں ذاتی و عطائی کا فرق نہیں کیا گنگوہی صاحب اس مسئلہ صاف فقہیہ و محبت
میں مبتدع فاسق بلکہ عین اسلام کے مخالفین تاسع عشر نفویہ الایمان کی اس عبارت
اور اسے کثیر اشاعت ثابت نہ اسے دھرم میں جس طرح ذاتی و عطائی کا فرق باطل و ذہین
رسول و شیطان میں کہ وہ ہر جگہ انبیاء اور نبوت سب کو ملتا ہی تو گنگوہی صاحب نے اگرچہ صرف
شیطان کے لیے مانا اگرچہ صرف عطائی مانا نفویت الایمانی دھرم پر ضرور کافر شرک ہوئے
اور جب وہ نفویت الایمان کے سب ملے صحیح و عین اسلام مانتے ہیں تو خود اسے نہ بھی
شرک ہوئے غرض گنگوہی صاحب نے رسول کے لیے شرک کہا اور شیطان کیلئے ثابت
مانا اب چاہے رسول و شیطان سے فرق کریں یا ذاتی و عطائی سے دونوں فرق اسمعیل
کے نزدیک مردود اور گنگوہی صاحب شرک عتصائے نبشتہ نباید مردودہ عشرین بن عمر
چلیے ظم محیط زمین غیر خدا کے لیے مانا شرک ہی یا نہیں اگر نہیں تو براہین شرک کر کوئی و حایہ
اور اگر مان تو صرف ذاتی یا عطائی بھی بر تقدیر اول ذاتی کس نے مانا تھا اور یہ براہین والا کس
کتاب ہے کہ جب کا عقیدہ مولف کی تحریر کے موافق ہو گا وہ البتہ شرک ہی بر تقدیر دوم آپ
تھانوی صاحب لباس باطنی خود مقرر ہیں کہ براہین والا شیطان کے لیے عطائی مانا تو وہ
آپ کے اقرار سے شرک ہوا قسمت کا لکھاؤن مٹائے حاوی و عشرین بن عمر بعدہ حال
اس عشرین نے کہ دو عشرہ کا علاقہ میں اس کا ذب گرھت کی چاند پوری کوٹ دی آپ
اس عبارت براہین میں اور جہالتین ضلالتین میں اُنکے بھی بعض کا بھانڈا پھوڑ دون و باللہ
التوفیق اول تو وہی ظلم شدید کہ انوار ساطع نے تو عمر پوری کے ادما کو اختصا پر نفی کیا
گنگوہی صاحب نے کمال عیاری اسے استدلال ٹھہرایا انوار کے صاف لفظ شریعت
میں یہ تھے زمین پر کل جگہ وجود ہونا تو کچھ خاص مخصوص خدا کے ساتھ نہیں براہین مفودہ اور
ملک الموت و شیطان وغیرہ کی مثالیں دیکر آخر میں کہا تھا تو یہ صفت خاص خدا کی کہاں ہوئی
مفودہ ثانوی عشرین صفت مرحوم کو بیان و لایہ کی ہوس شرک کا توڑنا ہے دیکھو
اُنکی عبارت تمہارے قاعدے سے چاہیے وہ شرک ہو جائے حالانکہ حق یہ ہے کہ نہ وہ
شرک ہو نہ کافر براہین مفودہ ایضاً تمہارے استدلال کے موافق تو چاہیے یہ سببت اور

تھا زیادہ مشرک ٹھہرے صفحہ ۵۳ ایضا بحسن اللہ شرک کے کسی بھی یہ حضرات خوب کے
 حکو شرک کہتے ہیں اسکی تشریح گزر چکی جہاں جامد سورج اور ملک الموت کی تفسیر ہے
 اب دیکھئے اس بیان کو کفر و شرک سے شریک بھی لگاؤ نہیں صفحہ ۲۰۰ اہل حق پر واضح ہو کہ
 ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ ہر نفل میں روح مبارک آتی ہے ہاں یہ دعویٰ ہو کہ اگر کس کا یہ عقائد
 ہو وہ مشرک نہیں صفحہ ۵۳ اور بلاشبہ بطلان شرک کے لیے امکان کافی کہ شرکیہ کی
 قطعاً نامکن ہو اگر سنگودی صاحب نے جاہل امکان بیکار اور فعلیت و کار ٹھہرائی انکی تین
 جہات میں اوپر تر یہ یعنی نہ کا شرک ہو تو سکتا ہو مگر بے ہیں جسے کذابوں کے نزدیک
 ماوا اللہ اسکا نہ اسکا جمل تعالیٰ اللہ اعلم بقول الظالمون علواً کبیراً ثانی عشرین
 یہاں سنگودی صاحب پر کثیر ردائیا والمصطفیٰ شریف میں فرماتے ہیں جو بفضلہ تعالیٰ ۱۹ برس سے
 اجواب میں ان میں سے بعض انھیں عبادت شریف میں سینے قرآن کریم کی تین آیتوں سے
 علوم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رد و ازل سے روز آخر تک تمام کان مایوں
 کو محیط ہونا دلیل قطعی سے ثابت فرما کر ارشاد کیا تھا لہذا ان آیات کے خلاف ہر اصلاً ایک
 دلیل صحیحہ پر قطعی الافادہ نہیں دکھا سکتے اور اگر بغرض غلطہ تسلیہ ہی کریں تو ایک ہی جواب
 جامع و مانع و کافی و قانع سب کے لیے شافی و کافی کہ عموم آیات قدیمہ قرآنیہ کی مخالفت میں
 اخبار آحاد سے استناد محض ہرزہ بانی میں اس مطلب پر تصریحات اللہ اصول سے احتجاج
 کروں اس سے یہی بہتر کہ خود نجدیہ زمانہ کے انھیں گنہگار ہی بیٹوں کی شہادت دون
 ملی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری و نصوص قطعہ قرآن عظیم کے خلاف ہر احادیث آحاد کا سنا
 جانا بالاسے طاق یہ بڑا اور صاف نص ہے کرتے ہیں کہ بیان خبر واحد سے استدلال ہی جائز نہیں
 تراصل اسیر التفات ہو سکے اسی براہین قاطعہ لہذا امر اللہ بان یوصل من ہی مسئلہ علم غیب
 کی تقریر ہل و نقل میں اسنے اور اپنے تمام طائفے کے ماؤں میں چشمہ زنی کو یوں کہتے ہیں
 عقائد مسائل قیاسی نہیں کہ قیاس سے ثابت ہو جائیں بلکہ قطعی ہیں قطعیات نص میں سے
 ثابت ہوتے ہیں کہ خبر واحد بھی بیان مفید نہیں لہذا اسکا اثبات اسوقت قابل الثبات ہو کہ
 قطعیات سے اسکو ثابت کرنے پر صنف ۱۰ پر لکھا اعتقادات میں قطعیات کا اعتبار ہوتا ہو

عہد و روزگار سے
 دینی و علمی

Handwritten marginal notes in Urdu script, including religious and philosophical discussions, running vertically along the left side of the page.

نام لکھ جانا جو صراحتہ فرما رہے ہیں کہ اس کلمت کی بڑی بنیاد آب سے سوا کیا کیسے کہ
ایسوں کی داد نہ فریاد عباد سے وعشترین چہر فرمایا اللہ تعالیٰ صلے اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کے مناقب عظیمہ تو آپ فضاں سے نکل کر اس سنگ میں داخل کر میں تار سمجھ
بخاری و مسلم کی حدیثیں مردود بنائیں اور حضور کی تعقیب شان میں یہ فراموشی نہ فرمیں
مفقولے بے سند منقولے سب ساجا میں ع حال ایمان کا معام ہو جس جاسے وہ بیع
وعشترین مسلما نو مسلمہ ایک نظر انصاف انگہ ہی صاحب کیا صاف صاف فرما
ہیں کہ تمام مسلمان شیطان سے افضل ہیں تو مؤلف سب تمام میں بسبب فضیلت سے
شیطان سے زیادہ نہیں تو اسکے برابر تو بڑے علم غیب ثابت کرے دیکھو یہ علم غیب
گنگوہی صاحب شیطان کو علم غیب پر ایمان لارے ہیں
اور وہ بھی اس دھڑلے سے کہ بھلا عام مسلمانوں میں کوئی اسکے برابر علم غیب ثابت کرے
براہین والے نے بزم خود مخالف کا یہ زعم تراشا ہے کہ فضیلت موجب اعلیٰ ہے اس بنا پر
کتاب ہے کہ ایسے اس زعم پر بر بنائے فضیلت شیطان کے برابر تو علم غیب ثابت کرے
علم غیب کا لفظ مؤلف کے کلام میں نہ تھا اور جو علم مؤلف نے ثابت کیا اُسے براہین والا
خواہ انھوں سے ثابت ماننا اور اسی کو علم غیب کہتا ہے اور واقعی وہ عالم کے نزدیک علم
غیب ہی بلکہ بہت علم غیب سے کہ ورون درجے زائد کہ انکے یہاں ایک پیر کے بیٹوں کی کلمتی
جان لینا علم غیب ہو ایک جگہ کلاں پر مطلع ہوا علم غیب ہو براہین صفحہ ۴۹ فقط کلمت کلاں
کے اقتقاد علیٰ میں کافر لکھا ہے تو علم محیط زمین تو کھون کر ورون علم غیب کا مجموعہ ہوا گنگوہی
صاحب اسے فرماتے ہیں کہ شیطان کو جتنا علم غیب ہو بھلا دوسرے میں ثابت ہو کر دیکھے کہ
کیا خود آپ پر نہ لگا وہ جبروتی حکم تو آپ نے اپنے فتاویٰ کے حصہ سوم صفحہ ۲۱۱ کہا انشاء
علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک ہے تو کریہ کیسے کہ آپ کے یہاں امیر غیور حق تعالیٰ نہیں
حق تعالیٰ وہی ہے تا مزن و ششترین واقعی بیچارے مسلمان آپے شیطان کی برابری
لیا کر سکین جبکہ آپ کے نزدیک ان کے اور تمام جہان کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے
برابر نہیں ہو سکتے اُسکے لیے علم غیب پر خود اپنے موفہ ایمان لاؤ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے لیے یہ غریب مانے پر کفر و شرک کا مرتبہ آؤ دیکھو یہی حصہ ۴ صفر ۴۴ ج ۱
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام غیب ہونے کا سبب یہ سادات خفیه کے
 نزدیک قہراً شرک و کافر ہو کر کبریاں جاتی ہیں نہ دیکھیے کہ شیطان کے لیے علم غیب
 نصوص قطعیہ سے ثابت مانا اور وہی علم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے مانے پر
 وہ حکم کہ شرک نہیں تو دنیا یاں کا حصہ ہو واقعی ایمان گنگد ہی صاحب کے سبب جسے تو
 شیطان کے لیے ہو گئے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کو نسا حصہ رہتا کہ
 محاکامہ الطائفہ تعویث الامان میں کہہ ہی گیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور نہ کو ماننا
 محض خطا ہے جسے بغیر آئے ہیں وہ اللہ کی طرف سے ہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی
 نہ مانے اللہ نے فرمایا کسی کو میرے سوا نہ مانو ظاہر ہو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم بھی اللہ کے سوا ہیں چہر نہیں کیونکر مانیں بخلاف شیطان کہ وہ انکے یہاں میں خدا
 ہے وہی انکا حق تعالیٰ ہو وسیع علم الذبظ لہوا ای منقلب ینقلبون تاسع و
 عشرین ہر سلطان جانتا ہے کہ علم غیب فضیلت ہو لہذا وہ باری عزوجل کی صفات کریمہ
 سے جو گنگو ہی صاحب نے بھروسہ اُسے ہمیں کے لیے ثابت مانا اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم سے سلب کیا تو یقیناً اس عظیم فضیلت میں ابلیس کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 سے صرف فضل نہ بتایا بلکہ یہ فضیلت اُس شعبوں کے لیے خاص مانی اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کو اُس سے خالی ٹھہرایا اور کیا کافر کے سر پر سنگ ہوتے ہیں صدق اللہ تعالیٰ
 واعی ابصار ہم ○ دمن کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی واصل سبیل
 اذ تاب یون کہتے ہیں کہ انھوں نے تو ذلیل و ناپاک علم شیطان کے لیے خاص کیے ہیں نہ کہ
 فضیلت دے اور خود گنگو ہی صاحب فرما رہے ہیں کہ مرد و بچہ چھوٹ نہ بانہ حوزین گنگو ہی
 تو ایک اہل درجہ کی فضیلت بلکہ اُس اللہ عزوجل کی جلیل صفت علم غیب کو ابلیس کیلئے ثابت
 مانا اور مسلمانوں کے رسول محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو اُس فضل عظیم سے خالی مانا ہوں
 کذلک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار ○ مثلاً میں جناب تھانوی صاحب اہل
 اور اُسے بے نام ملے دیو بند سے استفادہ ہو اللہ عزوجل کو اگر ایک جانتے ہوں تو اتنی ایک

علم و ہرگز نہ ہو

مولانا محمد
 والا و احباب

واحد نما کے لیے بتائیں کیا دیوبندی نہ سب میں ہی مسئلہ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت
 یہ یقینہ ذکر ہو جو آپ کو علم تعالیٰ و اطاعت حق تعالیٰ کے بغیر یقینی ہو کہ اگر کوئی شخص اپنے
 مقصد والے کو کافر کہنے سے زبان روکے اور اس میں حد نہ لگائے کہ فرمائے وہ کافر
 کیا اگر ایسا نہیں تو وہ لئے شرک نہیں تو کوئی ایمان کا حصہ ہے وہ مسلمان کی تعبیر ہے ہاں
 یا گمراہ ہوا یا نہیں بدینہ و اقوال جو اس سوال کی ہر بات کا جواب دیکھئے اور اس میں اپنی رائے
 سے تغیر و تصرف نہ کیجئے لکھنے کی صاحب کے بہت جوابوں کی طرح ناقص و محض ہو
 والد علی مرتضیٰ صاحب الہدیٰ اس غلطی کے متعلق لکھتے ہیں اور آپ تھانوی اور عسکری
 صاحب کی خوب خوب خبر گیری میرے رسالہ افعال پسنان رد دوم بطلان السنان تھانوی
 صاحب میں ہر جہیں آپ سے ایک سو تالیف کا ہر سوال میں نہیں سرور و ہر برا کیسٹ تالیف جہاں
 ہیں چند سال ہوئے کہ آپ تھانوی صاحب ظاہری کے بیان جبر میں شدہ لکھا ہے اور اگر
 محمد شرع تعالیٰ لا جواب ہو آپ آپ اپنے طلب تحقیق کے لباس میں اسے ضرور غور و ملاحظہ کیجئے
 والہادی ہوا اللہ لا الہ سواہ آپ نے اس رسالہ کا کوئی جواب دیا ہو تو فوراً بھیجے ورنہ

اسکا نام و نشان ہی بتائیے کہ منگالوں

بحث دوم تکفیر نانو توی صاحب

آپ تھانوی صاحب باطنی عبارت تحریر اناس کے متعلق آپ نے جو کچھ تقریر لکھی اولاً وہ
 نہ انکی ہے نہ آج کی بلکہ مدت ہوئی اُدھر دسے پیش کر چکا اور میرے رسالہ وفتا السنان
 رد اول بطلان البدان نے گھر تک پہنچا دیا اس میں آپ تھانوی صاحب ظاہری سے ایک سو
 بتیں قاهر سوال نہیں نہیں سارے دیوبندیہ کے سربراہ کیسٹیں جہاں میں یہ افعال پسنان
 سے بھی پہلے جبر میں شدہ پاس تھانوی صاحب کے پہنچ گیا ان شبہات کا کافی جواب
 سے دیکھیے یہاں اس تحریر باطنی کے متعلق جس قدر ہو ہی گزشتہ ہوگا ظاہری تالیف
 آپ اگر بحیثیت ظاہری اپنے باطنی روپ کو نہ دین تو اسی روپ میں اگر دونوں رسالے مطبع

لے لکھوئی صاحب کی عادت ہے کہ جہاں جواب میں وقت دیکھیں سوال دیکھیں لکھتے ہیں کہ بڑے خاص جواب
 میں لکھتے اور دوسرے کمال یہ کہ مطلب کیلئے سوال کی کاپی لکھ کر دیتے ہیں ساری آہ پوچھتے آپ کی لکھتے ہیں

میں نے اس میں اپنی رائے سے تغیر و تصرف نہ کیا ہے بلکہ صرف اس کے مطابق ہی لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مقصد والے کو کافر کہنے سے زبان روکے اور اس میں حد نہ لگائے کہ فرمائے وہ کافر کیا اگر ایسا نہیں تو وہ لئے شرک نہیں تو کوئی ایمان کا حصہ ہے وہ مسلمان کی تعبیر ہے ہاں یا گمراہ ہوا یا نہیں بدینہ و اقوال جو اس سوال کی ہر بات کا جواب دیکھئے اور اس میں اپنی رائے سے تغیر و تصرف نہ کیجئے لکھنے کی صاحب کے بہت جوابوں کی طرح ناقص و محض ہو والد علی مرتضیٰ صاحب الہدیٰ اس غلطی کے متعلق لکھتے ہیں اور آپ تھانوی اور عسکری صاحب کی خوب خوب خبر گیری میرے رسالہ افعال پسنان رد دوم بطلان السنان تھانوی صاحب میں ہر جہیں آپ سے ایک سو تالیف کا ہر سوال میں نہیں سرور و ہر برا کیسٹ تالیف جہاں ہیں چند سال ہوئے کہ آپ تھانوی صاحب ظاہری کے بیان جبر میں شدہ لکھا ہے اور اگر محمد شرع تعالیٰ لا جواب ہو آپ آپ اپنے طلب تحقیق کے لباس میں اسے ضرور غور و ملاحظہ کیجئے والہادی ہوا اللہ لا الہ سواہ آپ نے اس رسالہ کا کوئی جواب دیا ہو تو فوراً بھیجے ورنہ اسکا نام و نشان ہی بتائیے کہ منگالوں بحث دوم تکفیر نانو توی صاحب آپ تھانوی صاحب باطنی عبارت تحریر اناس کے متعلق آپ نے جو کچھ تقریر لکھی اولاً وہ نہ انکی ہے نہ آج کی بلکہ مدت ہوئی اُدھر دسے پیش کر چکا اور میرے رسالہ وفتا السنان رد اول بطلان البدان نے گھر تک پہنچا دیا اس میں آپ تھانوی صاحب ظاہری سے ایک سو بتیں قاهر سوال نہیں نہیں سارے دیوبندیہ کے سربراہ کیسٹیں جہاں میں یہ افعال پسنان سے بھی پہلے جبر میں شدہ پاس تھانوی صاحب کے پہنچ گیا ان شبہات کا کافی جواب سے دیکھیے یہاں اس تحریر باطنی کے متعلق جس قدر ہو ہی گزشتہ ہوگا ظاہری تالیف آپ اگر بحیثیت ظاہری اپنے باطنی روپ کو نہ دین تو اسی روپ میں اگر دونوں رسالے مطبع لے لکھوئی صاحب کی عادت ہے کہ جہاں جواب میں وقت دیکھیں سوال دیکھیں لکھتے ہیں کہ بڑے خاص جواب میں لکھتے اور دوسرے کمال یہ کہ مطلب کیلئے سوال کی کاپی لکھ کر دیتے ہیں ساری آہ پوچھتے آپ کی لکھتے ہیں

اہل سنت سے پھرنگا لیجئے اس سالہ کا بھی آپ نے کوئی جواب یا ہوتو بھجوائیے یا نام ہی
 بتائیے اتنا اجمال بیان ہی گزرا بیش کہ ولید ایک کتاب میں لکھے کہ عوام کے خیال میں تو
 اللہ تعالیٰ کا واحد ہونا بائیسے ہو کہ اللہ اکیلا ہے تنہا خدا ہی مگر اہل فہم پر روشن کر ایک
 یا کیسے ہونے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں نہ یہ مقام مرح میں ذکر کے قابل آدم بھی ایک
 ہے البیس بھی ایک ہی بلکہ معنی توحید یہ ہے کہ اللہ معبود بالذات ہی دوسرے اگر ہوتے بھی
 تو معبود بالعرض ہوتے اس سے تنہا آپ ہی لازم آگئی پھر دوسرا خدا نہ ہونا قرآن میں
 و تواتر و اجماع سے ثابت ہو اسکا منکر کافر ہوگا توحید اگر بائیسے تجویزی جائے جو میں نے
 عرض کیا تو اللہ کا واحد ہونا ہندوں ہی کی نظر سے خاص نہ ہوگا بلکہ بالفرض اہل میں بھی
 کہ میں اور کوئی خدا ہو جب بھی اللہ کا واحد ہونا بدستور باقی رہتا ہی بلکہ بالفرض اگر بعد ازل ہی
 کوئی خدا ایک یا دس بیس یا لاکھ پید ہو جائیں تو پھر بھی توحید الہی میں کوئی فرق
 نہ آئیگا آنتے یہ مسلم ہو چکی یا مشرک کافر بر تقدیر اول کیا مسلمان ایسی ہی توحید مانتے ہیں
 جو اور خداؤں کی نافی و منافی نہ ہو ہی اور اس معنی کو کہ اللہ ایک ہی جاہلون نا فہمون کا خیال
 اور ناقابل مرح و خالی از کمال سمجھتے ہیں بر تقدیر ثانی وہ کیوں کافر و مشرک ہوا حالانکہ اس
 دوسرے خدا نہ ہونیکے ساتھ الوہیت بالذات کو بھی ثابت کیا ہو اور دوسرا خدا نہ ہونے کو
 قرآن و حدیث و تواتر و اجماع امت سے ثابت کر کے اسکے منکر کو کافر بتایا ہو پھر تعجب ہو کہ
 تائید گس بنا پر یہ کیا غضب ہو کہ متکلم اپنی مراد اپنا مطلب صاف صریح لفظوں میں اپنی اسی
 کتاب میں اسی بحث میں اسی سلسلہ میں بیان کرتا ہو مگر اسکی یہ شنوائی نہیں ہوتی ثانی
 تقدیر الناس شاید آپ نے دیکھی نہیں سنی سنائی کہدی کہ اس میں یہ مضمون نہیں اب دیکھیے
 شروع کلام اسی سے ہو کہ عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام ہونا بائیسے ہو کہ آپ
 سب میں آخر میں دیکھیے وہ غنی کہ اگر علما تابعین صحابہ سب سے اور خود حضور اقدس صلی
 اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائے انھیں جاہلون نا فہمون کا خیال بتایا تا اللہ

دوسری بات یہ کہ
 خداوند تعالیٰ کا
 واحد ہونا بائیسے
 ہو کہ اللہ اکیلا
 ہے تنہا خدا ہی
 مگر اہل فہم پر
 روشن کر ایک
 یا کیسے ہونے
 میں بالذات کچھ
 فضیلت نہیں
 نہ یہ مقام
 مرح میں ذکر
 کے قابل
 آدم بھی ایک
 ہے البیس بھی
 ایک ہی بلکہ
 معنی توحید
 یہ ہے کہ اللہ
 معبود بالذات
 ہی دوسرے اگر
 ہوتے بھی تو
 معبود بالعرض
 ہوتے اس سے
 تنہا آپ ہی
 لازم آگئی
 پھر دوسرا
 خدا نہ ہونا
 قرآن میں
 و تواتر و
 اجماع سے
 ثابت ہو اسکا
 منکر کافر
 ہوگا توحید
 اگر بائیسے
 تجویزی جائے
 جو میں نے
 عرض کیا تو
 اللہ کا واحد
 ہونا ہندوں
 ہی کی نظر
 سے خاص نہ
 ہوگا بلکہ
 بالفرض اہل
 میں بھی
 کہ میں اور
 کوئی خدا ہو
 جب بھی اللہ
 کا واحد ہونا
 بدستور باقی
 رہتا ہی بلکہ
 بالفرض اگر
 بعد ازل ہی
 کوئی خدا ایک
 یا دس بیس
 یا لاکھ پید
 ہو جائیں تو
 پھر بھی
 توحید الہی
 میں کوئی فرق
 نہ آئیگا آنتے
 یہ مسلم ہو
 چکی یا مشرک
 کافر بر تقدیر
 اول کیا
 مسلمان ایسی
 ہی توحید
 مانتے ہیں
 جو اور خداؤں
 کی نافی و
 منافی نہ ہو
 ہی اور اس
 معنی کو کہ
 اللہ ایک ہی
 جاہلون نا
 فہمون کا
 خیال اور
 ناقابل
 مرح و خالی
 از کمال
 سمجھتے ہیں
 بر تقدیر
 ثانی وہ
 کیوں کافر
 و مشرک
 ہوا حالانکہ
 اس دوسرے
 خدا نہ
 ہونیکے
 ساتھ
 الوہیت
 بالذات کو
 بھی ثابت
 کیا ہو اور
 دوسرا خدا
 نہ ہونے کو
 قرآن و حدیث
 و تواتر و
 اجماع امت
 سے ثابت
 کر کے اسکے
 منکر کو کافر
 بتایا ہو
 پھر تعجب
 ہو کہ تائید
 گس بنا پر
 یہ کیا غضب
 ہو کہ متکلم
 اپنی مراد
 اپنا مطلب
 صاف صریح
 لفظوں میں
 اپنی اسی
 کتاب میں
 اسی بحث
 میں اسی
 سلسلہ میں
 بیان کرتا
 ہو مگر اسکی
 یہ شنوائی
 نہیں ہوتی
 ثانی
 تقدیر الناس
 شاید آپ
 نے دیکھی
 نہیں سنی
 سنائی کہدی
 کہ اس میں
 یہ مضمون
 نہیں اب
 دیکھیے
 شروع کلام
 اسی سے ہو
 کہ عوام کے
 خیال میں
 رسول اللہ
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 کا نام ہونا
 بائیسے ہو
 کہ آپ سب میں
 آخر میں
 دیکھیے وہ
 غنی کہ اگر
 علما تابعین
 صحابہ سب
 سے اور خود
 حضور اقدس
 صلی اللہ
 علیہ وسلم
 نے ارشاد
 فرمائے
 انھیں جاہلون
 نا فہمون کا
 خیال بتایا
 تا اللہ

مفہوم دیکھیے اس میں ایک توفیق کی جانب زیادہ کوئی کاوش ہے آخر اس وصف میں اور عمل
 ایک سکونت وغیرہ اوصاف میں جنھیں فضائل میں کیے وہ مل نہیں کیا فرق جو دوسرے صفوں کی
 جانب نقصان قدر کا احتمال کیونکہ اہل کمال کے کمالات ذکر کیا کرتے ہیں اور ایسے ایسے بزرگوں
 کے اس قسم کے احوال دیکھتے کیسی صحیح تصحیح جو کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا
 جامعہ عظیمہ قائم نہیں ہوتا آخر الانبیاء خود کوئی فضیلت ہو یا نہ کہ ان سے فضیلت میں دخل
 نہیں وہ کوئی کمال نہیں بلکہ ایسے وسیعوں کے ذیل احوال کی طرح ہے والعیاذ باللہ
 تعالیٰ مراداً اس سے اوپر متصلاً دیکھتے ہاں اگر اس وصف کو اوصاف مرح میں سے
 دیکھتے اور اس مقام کو مقام مدح قرار نہ دیکھتے تو البتہ نہ نسبت یا تنبیہ تاخیر زانی نہ ہوسکتی
 مگر یہ جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی دیکھتے صاف تصریح ہے
 حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ خاصہ جلیلہ مقام مدح میں ذکر کے قابل نہیں
 کیا آج تک کسی مسلمان نے ایسا بکا ہوا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایسے وصف
 کریم کی ایسی تذلیل و تحقیر کوئی مسلمان کر سکتا ہو حاشی اللہ خامساً میں نے بیان کفر یا
 نا توئی صاحب سے یہ بھی گنا تھا کہ حضور کے زمانے میں بلکہ حضور کے بعد بھی اگر کوئی یا
 نہی مانا جائے تو خامیت میں خلل نہیں اچھوٹا کہ آپ نے تحذیر ان میں اسے وجود سے انکار
 دیکھا ملاحظہ ہو کہ یہ خاتم النبیین پر ایمان نا توئی صاحب کا خاتمہ کر گیا ختم زمانی کے اس ریائی
 اقرا اور اس کے منکر کے تصنعی انکار کا پردہ اتر گیا پاپون کیسے کہ اس صفحہ ۱۱ کے ظاہری اسلام
 کو خود باقرار نا توئی صاحب برائے نام تھا صفحہ ۱۲ کا یہ مرتجہ کفر منسوخ کر گیا پچھلے غزو
 کربلا سے اسلام کیا مٹا سکتا ہے بلکہ یہ کفر ہی اسے منسوخ کر گیا یہ تو بد بھی ہے کہ اس تقدیر پر
 کہ بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبی پیدا ہو ختم زمانی باطل ہو جائے کہ وہ تو یہی تھا کہ آپ سب میں
 ختمی ہیں (تحذیر صفحہ ۱۱) اور جب حضور کے بعد اور نبی پیدا ہو تو سب میں آخر نبی سب میں گے
 کہ اسے آخر اور ہر اغرض اس سے ختم زمانی کا انتقاد نہیں اور اسے انتقاد سے نا توئی صاحب
 کا ختم ختم ذاتی ہی ختم کہ اسے ختم زمانی لازم تھا تذکرہ صفحہ ۹ ختم نبوت یعنی معروض کو تاخیر زانی

لازم ہے اور لازم کے استغناء سے ملزم کا استغناء لازم تو نہ ختم زمانی رہا نہ ذاتی بپاسب نیا اور
 ثابتیت بجائے اس میں کچھ خلل نہ آیا یہ کیسا تندہ کفر ہے اور کتنی ڈھٹالی کے ساتھ دیوبندی تعصب
 و عناد کے مارے ہوئے ہیں تھانوی صاحب آپ تو بے طالب تحقیق ہیں ضرور اس پر غور کریں گے
 اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابل انکے بدگو یوں کی حمایت نہ لیں گے
 ساد سنائیے ان آپ اپنی سمجھ قاصر رہنے پر اللہ کو گواہ کر رہے ہیں اس شدید حکم کی حاجت
 یہ تھی اکابر دیوبند تو اسے سمجھ نہیں آپ کیا سمجھتے۔ اب سمجھئے اور لباس باطنی سمجھ سکیں
 تو تھانوی صاحب ظاہری بلکہ سمجھتے۔ تندہ ارکان امکان تعدد نہیں جیسے اجتماع امکانات
 ارکان اجتماع نہیں حصول فردیت ہر شخص سے ممکن اور تعدد محال بالذات ممکن کے وجود
 و عدم دونوں ہر وقت ممکن اور اجتماع محال بالذات ہر تضاد میں دونوں ضد میں ہمیشہ ممکن کہ
 ممکن کسی محال نہیں ہو سکتا ورنہ انقلاب و لازم اولیٰ اور اجتماع محال جو وقت یحییٰ میں آتا اور دن
 و دنوں ممکن اور دونوں ہوں یہ محال اسکی نظیر شریعت میں حل ملازواج جو عورت ہر با محرم
 کے لیے حلال اور اجتماع شرعاً محال تو اس امکان ذاتی سے امکان تعدد خاتم سمجھنا کیسا
 باطل خیال اتنی نا فہمی کے بعد اسکی کیا شکایت کہ سب اس عالم سے ایک ہی وقت میں بشر
 لہجائیں تو سب خاتم ہونگے ایک بھی نہ ہوگا کہ خاتم کے معنی باقرار تذییر الناس صفحہ ۲۰ میں کہ
 سب میں آخری جب دس میں ایک ساتھ ہوئے تو سب میں آخر ایک بھی نہ ہو اسباقاً تعجب
 تو یہ ہے کہ المعتمد المستند شریف کی عبارت صفحہ ۱۰۹ جسکا آپ نے چتا دیا خود اسی میں
 اس شبہ باطلہ کے کشف کی طرف صاف ایما فرمادیا تھا کہ اما الذاتی فلا یحتمل الا کفار
 بل ہو مھنا صحیحہ و از بطل فی تعدد خاتم النبیین لان الآخر باطل مفعیہ الموجد مھنا
 لا یقبل الاشتراك عقلاً و تمام تحقیقہ یطلب من فتا و نہنا کشف و کیلکہ بھی سمجھا
 وہی سمجھ کا تصور ہے جس پر آپ اللہ تعالیٰ کو شاہد کر رہے ہیں مگر یہ آپ پر الزام نہیں دیوبندی
 کشوفین حتی کہ تھانوی صاحب ظاہری تک اسکی سمجھ سے قاصر ہیں پھر لباس باطن کی کیا شکا
 ات
 جس چیز میں تعدد محال کر اور علی سبیل التمثیل دو یا سو کا جمال ہے وہاں تعدد امکان تو ہوا جسکی تعدد امکان
 ممکن ہیں اگر امکان تعدد ناممکن کہ مفروض یہ ہو کہ اس کو محدود تعدد محال ہو ورنہ ممکن میان اولیٰ میں دخل و آخر
 میں دخل کا قصہ پیش کرنا صحیح ہے ایمانی وہ شخص اور وہ ہے جس میں دونوں تو یہ دونوں اور وہ سے بعد ہونے
 ایک تو سب سے بعد کوئی نہ ہو اور اگر ان دو کا مجموعہ کسی تو اول تو وہ اعتباری پھر وہ بھی واحد تو آخر نہ ہو ہے

امامنا حضرت علیؑ ہے کہ دیر بندیت امتناع بالذات کے قائل ہیں نہ زبانی نہ شہد انک
 رسول اللہ کا جواب واللہ یشہد ان المذہبین لکذبون ہوتا ہوں وہ کہہ رہے ہیں
 یہ تو اب طالب تحقیق ہیں میں انصاف نہ کر سکتا کیونکہ بالذات کسی محال بالذات کے
 لازم سے منع بالذات ہو گا یا ممکن بالذات کے ممکن کے لزوم سے ممکن کا محال ہو جانا بدست
 محال حضور اقدس خاتم النبیین علیہ السلام کے بعد کسی نبی کا ہونا بلاشبہ
 ناممکن ثابت ہو اور غایت کا امتناع محال کہ اس سے معاذ اللہ کا ایم اسی کا کذب لازم آئے گا
 کہ اللہ تعالیٰ دکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور کذب اسی علیہ محال بالذات تو
 اس کے لزوم سے اسے ال بالذات کر دیا لیکن دیوبندیہ بلکہ سارے کے سارے دیوبند کے
 ہر ایک کذب اسی معاذ اللہ ممکن تو سنا کہ لزوم اسے کیونکر منع بالذات کر دیا مسلمانوں کے
 اہل سے اپنے کفر پر بروہ واسے تو زبانی امتناع بالذات کیا سفید اب تو آپ کو مسلمانوں
 اور دیوبندیوں کا فرق کھل گیا تا سماع انصافاً نا محظ ہونا تو ہی صاحب نے اس پر یہ
 احوال کی کھال تک نہ رکھی کہ امتناع بالذات تو اسی ہے کہ ثابتیت میں فرق آئے اور وہ
 بالذات ہی رہے ہوں بلکہ اگر بالفرض ہوں نہ ہوں مسلمہ بھی کوئی نہیں ہر مذہب میں ثابتیت
 ہر فرقہ نے اپنے آپ کے امتناع بالذات کی طرف سے دلائل سے قویہ ادعا کہ حضور کے بعد
 کوئی نہ ہو سکتے تھے نا تو تو ہی صاحب قائل ہیں کسی عین دھناتی ہے محاکشی امتناع اللہ
 ان کوئی مسلمان ان کفریوں اور کفریوں کا قائل ہو کہ جس اللہ صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 خاتم النبیین اپنے آخر الانبیاء ہونا جسے نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آج تک
 نہ ملے گا نہ ہو گا جسے میرا جہان کا خیال ہو تقدیر غفرم) نافعی ہے صفرم یہ وہ صاحب
 دلائل کا ہے صفرم یہ اسے احاطہ نفسیات میں داخل صفرم یہ وہ درج میں ذکر کے قابل
 ہے کہ جو یہ تو ہوں تو خیر پر زیادہ گولی کا وہ صفرم قرآن کی عبارت ہے ربط صفرم
 کیونکہ ثابتیت کے وہ معنی میں کہ حضور کے بعد (ایک جہاں میں) ہو سکتے ہوں نہ ہوں کرے صفرم

بالذات ان وہ ایک امتناع بالذات نہ ہو کہ کسی کو حضور کے بعد نبوت جدیدہ کو نفی ثابتیت زبانی ثابت
 وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ محال بالذات ہی تو وہ وہاں میں انہیں غریب محض ہوں جو ان کے
 کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ محال بالذات ہونا اس کے بعد کہ وہی کہہ رہے ہیں کہ میں نے یہ محال

یہ تو اب طالب تحقیق ہیں میں انصاف نہ کر سکتا کیونکہ بالذات کسی محال بالذات کے
 لازم سے منع بالذات ہو گا یا ممکن بالذات کے ممکن کے لزوم سے ممکن کا محال ہو جانا بدست
 محال حضور اقدس خاتم النبیین علیہ السلام کے بعد کسی نبی کا ہونا بلاشبہ
 ناممکن ثابت ہو اور غایت کا امتناع محال کہ اس سے معاذ اللہ کا ایم اسی کا کذب لازم آئے گا
 کہ اللہ تعالیٰ دکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور کذب اسی علیہ محال بالذات تو
 اس کے لزوم سے اسے ال بالذات کر دیا لیکن دیوبندیہ بلکہ سارے کے سارے دیوبند کے
 ہر ایک کذب اسی معاذ اللہ ممکن تو سنا کہ لزوم اسے کیونکر منع بالذات کر دیا مسلمانوں کے
 اہل سے اپنے کفر پر بروہ واسے تو زبانی امتناع بالذات کیا سفید اب تو آپ کو مسلمانوں
 اور دیوبندیوں کا فرق کھل گیا تا سماع انصافاً نا محظ ہونا تو ہی صاحب نے اس پر یہ
 احوال کی کھال تک نہ رکھی کہ امتناع بالذات تو اسی ہے کہ ثابتیت میں فرق آئے اور وہ
 بالذات ہی رہے ہوں بلکہ اگر بالفرض ہوں نہ ہوں مسلمہ بھی کوئی نہیں ہر مذہب میں ثابتیت
 ہر فرقہ نے اپنے آپ کے امتناع بالذات کی طرف سے دلائل سے قویہ ادعا کہ حضور کے بعد
 کوئی نہ ہو سکتے تھے نا تو تو ہی صاحب قائل ہیں کسی عین دھناتی ہے محاکشی امتناع اللہ
 ان کوئی مسلمان ان کفریوں اور کفریوں کا قائل ہو کہ جس اللہ صلا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 خاتم النبیین اپنے آخر الانبیاء ہونا جسے نہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آج تک
 نہ ملے گا نہ ہو گا جسے میرا جہان کا خیال ہو تقدیر غفرم) نافعی ہے صفرم یہ وہ صاحب
 دلائل کا ہے صفرم یہ اسے احاطہ نفسیات میں داخل صفرم یہ وہ درج میں ذکر کے قابل
 ہے کہ جو یہ تو ہوں تو خیر پر زیادہ گولی کا وہ صفرم قرآن کی عبارت ہے ربط صفرم
 کیونکہ ثابتیت کے وہ معنی میں کہ حضور کے بعد (ایک جہاں میں) ہو سکتے ہوں نہ ہوں کرے صفرم

وكم من عائب قولاً صحيحاً | وأفت من الغفم السقيم

یہ مسئلہ چند ان دقیق بھی نہ تھا موضوع کتاب جاننے والے پر بھی نہ رہتا ہے۔ اسی
طالب تحقیق ہوتے تو بعونہ تعالیٰ ادنیٰ تنبیہ میں سمجھ لیتے مگر تمام دیوبندیہ ایک تو بے علم و سیر
کے فہم تیسرے متعصب تھے مکار یہ ظلمت بعض افاق بعض وہ علی البصار ہم
غشاوۃ ہیں کہ اذہاخرج بدہ لہ یکدیوہا الحق لمید اپنی بے فہمی سے کام حق پر اس
اقرار حاصل جاتا ہے جسے اعتقاد کر لیتا ہے کہ لاصل ہے جواب ناممکن ہے اور جب حق کا جواب
فلشفا عنک غطاء لک کی تجلیوں سے دکھتا ہوا سر پر آتا ہے اس وقت آنکھیں کھلتی
اور بدلہم من اللہ مالہ لیکو نواحتسبون جلود فرماتے اگر بن بلاوت بے تعصب
تھی تو ایمان لاتا ہے تذکر و اذ اذ اہم مبصرون ورنہ وہ آنکھیں کھٹ آنکھیں پھٹ کر رہ جاتا
ہوتا ہے فاذا ہی شاخصۃ ابصار الذین عرفوا انھو صواب دیوبندیہ کو ان کے
مال پر چھوڑے ذرہم بخیر ضوا و بلعوا آپ طلب تحقیق کے لباس میں رہ کر سمجھے دیکھے
بعونہ تعالیٰ فید مغہ فاذا هو نزہق ابھی بیان ہے و باللہ التوفیق تسہیل فہم کیلئے
چند مقدمے تہد کرین ادنیٰ عقل والا حمدہ تعالیٰ انہیں سے فوراً سمجھ لیکار دیوبندیہ جسے
لاصل اشکال سمجھ کر غل مچا رہے تھے وہ انہیں کے گلے کا نل تھا فہی الی الاذقان فہم
مقبحون ○ ہاں اسکا علاج کسی کے پاس نہیں کہ اغشیا فہم لا یبصرون وسواء
علیہم اذ ذرہم ام لم تذرہم لا یؤمنون ○ وسیعلم الذین ظلموا انی منقلب
ینقلبون ○ مقدمہ اول میں قسم ہے قریب بعید متعذر کافی منقہ السؤل فضول
البدائع وغیرہا ثالث حقیقۃ تاول نہیں فحول ہی باعتبار زعم مرکب یا تجرید اس پر بھی
اطلاق ہی قول ملکہ لا یقبل التاویل فی الضروری من ضروری مراد کہ ضروری میں غیر متعذر
متعذر یہی معنی تاول متعین متعین ورنہ متعین نہ ہو ان متعین میں سب میں ممکن مقدمہ ۲
جہور فقہاء کے نزدیک انکار کو متعین کافی عامہ حنفیہ مالکیہ و حنبلیہ اور بہت شافعیہ کا یہی
مسئلہ اور اکثر متکلمین و فقہائے متعین حنفیہ وغیرہم شرط تعین مخ الروض میں ہے عدم
التکفیر مذهب المتکلمین والتکفیر مذهب الفقہاء فلا یقبل انقراض نقض

فلا یجوز ولا یجزم تاویل صحیح اگرچہ کثرتی ہی بید ہو سکتی ہیں قبول کرینگے یہ جو کہ کفر حقین
 قرآنین نے فرمایا کہ ایک بات میں شافعی سے پہلو کفر کے ہوں اور ایک اسماء کا پہلو کے
 اسلام کو ترجیح دینگے یہ جو کہ سنن شریف والی کفریات علی کفریات بابا الفوریۃ و شریف
 التبیانۃ اشعابیہ فی کفریات ابی الوہابیہ میں فرمایا کہ جب تک ضعیف سامعین سے انہما
 لیسۃ علم کفر جری کرتے ہیں گئے اسکے نزدیک کفریات حکم بوقوع طلاق میں زمین آسمان کا
 تفاوت ہو طلاق صریح میں خلاف ظاہر احتمال قاضی نہ سنے گا نہ عورت نہ ان کی ذلت
 کا قاضی کافی الفیہ والفرغ وغیرہا ان عند اللہ طلاق نہ ہوگی اگر اس نے کسی اور
 پہلو کے عمل کی نیت کی یہ جو کہ لتو اسے مبارک میں ہا بیت تھا کہ نہ ہی مایعہ علی
 بیان یہ بھی حکم کفر نہ کرینگے بلکہ اگر اس نے پہلے کفر کی نیت کی تو عند اللہ کفر ہوگا ورنہ
 کافر نہ کہیں گے برعکس طلاق اگر اس صورت میں عند اللہ طلاق نہ تھی اور کفر طلاق نہ تھے
 دروور میں ہے اذا کان فی المسئلۃ وجوب التفریض ای استمالات امر شرعی و
 واحد یمنعہ فعلی المفتی المیل لما یمنعہ شرعیاً ینتہی عن الفساد و لا یریفہ من عمل
 المفتی علی خلافہ لیکن امام فقہا کے بیان اسکا وہی حکم مثل طلاق صریح ہے کہ نسی طلاق
 عمل اور احتمال بعد نا تقبل اور باطن موقوف تعلیم غرض عمل میں کہ امام ابن حجر انکہ بہت امتیاز
 برستے ہیں اعلام میں فرماتے ہیں الذی یختص انہ با نسبتہ لقواعد الحنفیۃ والمالکیۃ
 و تشدید تہم بکفر عندہم مطلقاً و اما بالنسبۃ لقواعد نا و ما عرف من ملامہ
 ائمنا فاللفظ ظاہر فی الکفر و عند ظہور اللفظ فیہ لا یمتاز المینۃ کما سائرین
 فروع کثیرۃ وان اوّل قبل منه نیز فرماتے ہیں علمنا بما دل علیہ لفظہ صریحاً و لانا
 لہ انت حیث اطلقت ہذا اللفظ ولم تؤول کنت کافراً وان کنت لم تقصد
 ذلک لانا انما نحکم بالکفر باعتبار الظاہر و قصدک و علی انما ترتبط بہ الاکرام
 باعتبار الباطن فاللفظ اذا کان محتملاً لمعان فان کان فی بعضہما ظہر من علیہ
 و کذا ان استود و جد لا حد ہا مرجح و الا سراً و وعد مہا لا شغل لنا ہما مقصد
 ۳۳ - بیان سے ظاہر ہوا کہ لفظ صریح میں تاویل مقبول نہ ہونا متفق علیہ ہے مگر متکلیف کے طور پر

غیر کہ مراد متعین اور تاویل سے مراد معتدل کہ غیر معتدل اور قیاس کے طور پر
 متعین و متعین کر شامل اور تاویل معتدل و معتدل کو کسی قول کفری پر مکتوم کہ میں کوئی تاویل
 کی جگہ نہیں ہے اگر درست بکلامی میں سب سے تو مفاد متعین اور جگہ میں نفس احتمال کی نفی کوئی دوسرے
 پہلو نہیں اگرچہ بعد از بحث فقہی میں سب سے تو مفاد متعین اور جگہ میں نفس احتمال کی نفی قابل قبول نہیں
 خود اس احتمال میں جو با بیدار ہو معتد مہم کفریت قول مطابق مذہب کلامی میں کفر قابل
 نہیں کہ اسے تبیین کافی اور اسے تبیین حد کا رفع القید و بجز الراجح و نہر الغالب و منہج الزیاد
 میں یہ نہ کہ ان معتد فی نفسہ کفر فالقائل بہ قائل باهو کفر وان لا یکفر اسکے
 شریعت کو اگر الانوار میں اندہی سے دوبارہ خلق قرآن منقول خود امام الدایمہ لنگوی صاحب
 سے فتاویٰ جمعہ اول صفحہ ۱۰۱ میں ہر ان افعال کو کفری کہنا چاہیے مگر سلم کے نقل کی تاویف
 الزم ہے۔ چہرہ کہ سل اسید و دعوتی کو کہ شہابیہ میں فرمایا کہ قول کا کفر ہونا اور بات
 اور قائل کو کہ فرمان لینا اور بات اور جب یہ استقامت نہیں تو وہ احتیاط کلامی کہ قائل سے
 کتب لسان کی حامی قول پر کام میں درکار نہیں بلکہ اس میں بھی احتیاط ہے کہ اس کی خباثت
 شاعت کفریت خوب آشکار کی جاسکے کہ عوام کی نگاہ میں کلمہ کفر بلکہ ہونے پائے و ہو
 احادیث اہل تشدید ات الفقہاء الکرام ص ۱۰۱ میں دیوبندیوں کی تفسیر ہیکل پر
 از اسرار شہرام حریر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے
 لیکن اگر اسے متطاب انکو کہ شہابیہ کہ مجرہ تعالیٰ بچائیں جس سے جان و ہایہ اہل گویا ہے
 سماعت بار و شہرام انکس اور اب تک لاجواب ہر اور جو نہ تعالیٰ ہمیشہ لاجواب رہی اولیٰ آخر
 انکو انہی بحث فقہی سب سے شروع اسے شروع جواب ان لفظوں سے ہو بلاشبہ شہابیہ
 اور کفر پر غیر ایر حسب تصریحات جاہلہ فقہاء کفر ثابت صنف پر ختم جواب میں یہ لفظ میں فرقہ
 و ہابیہ اور اس کے امام بلاشبہ جاہلہ فقہاء کی تصریحات پر کافر تو ساری کتاب خیال صحت
 متی پر ہے بالکل اخیر میں صرف اتنے لفظ مذہب کلامی پر میں کہ اگر جو ہمارے نزدیک
 مقام احتیاط میں کفار سے گفت لسان ماخوذ و ہمارے مرضی و مناسب و اسے سبحان تعالیٰ آم
 مفر ۱۱ میں تمام بحث و کلام کے ختم پر یہ حاشیہ جو یہ حکم فقہی حق پہ کلمات سفہی تھا اسکے

عبادت فتح القدیر و دایہ در بارہ طلاق ہیں وہی حکم کفر میں جاری کرنا اگر بطور تکلیف ہو صریح
 بیان ہے کہ فرق زمین و آسمان ہے (مقدمہ ۲) اور بطور نفیاً مسلم اسکے طور پر اسمیل نہ ور کا فر
 عبارت صفحہ ۳۵ تہید ایمان اسکے مسلک پر نہیں بلکہ در بارہ متعین ہے اور تکفیر سے سکوت
 بعد تکلیف کشوفون سے کہے ع گرفت ذائب نہ کنی زندگی ۴ اربعاً عبارت ۵ و استقام
 دہوی کی نسبت یہ لفظ کہ اس میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں تہید ایمان میں ہے یا کو کہ شہادیہ
 میں کو کہ شہادیہ بحث کلامی میں ہے یا بحث فقہی میں (دیکھو مقدمہ ۵) بحث فقہی پر ضرور اس میں
 کسی تاویل کی جگہ نہیں کہ وہ تاویل بعید نہیں ہے (مقدمہ ۳) اور عبارت تہید الایمان میں
 بحث کلامی ہے (مقدمہ ۵) وہاں صریح وہ کہ متعین ہونا قابل تاویل وہ جس میں کوئی احتمال بعید
 بھی نہ ہو (مقدمہ ۳) دشنامی عبارت دہوی میں تاویل کی جگہ نہ ہونا و بحث فقہی سے
 لیا جائے اور ناقابل تاویل کو کفر نہ کہنے کا کفر ہونا بحث کلامی سے لیا جائے یہ دیوبند یہ کہ
 کسی صریح بے ایمانی ہے اور بحث کلامی مثلاً تہید الایمان ہوتا کہ دشنام دہوی میں تاویل کی جگہ
 نہیں یا بحث فقہی کو کہ شہادیہ میں ہوتا کہ جو اسم تکفیر نہ کرے کا فر ہو تو وہاں دیا یہ کو کہ جہودی
 و لکن الوہابیۃ قوم لا یعقلون خامساً کل گستاخی ناقابل تاویل ہونا اور ناقابل
 کا کفر ہونا دونوں کا حاصل ایک ہے تو کو کہ شہادیہ کی اس عبارت کا صریح معاد اسمیل کی تکفیر
 ہے تکفیر سے زائد اور معاد کیا ہو گا اسمیل کی صاف صریح تکفیر کو کہ شہادیہ میں ایک ہیں نہیں
 بشرط جاہل ہر صفحہ ۱۰ بلاشبہ بابہ کے پیشوا پر حکم کفر قائم صفحہ ۱۱ اخذ اپنے اقرار سے نصیحت
 کا فر صفحہ ۱۱ وہ صریح کا فر ہے صفحہ ۱۱ کیونکہ بالاجماع کا فر مرتد ہو گا صفحہ ۱۸ یہ ب کا فر ہیں ہوں
 سے ائمہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذہب کرنے والے الخ صفحہ ۱۸ خود کا فر ہو گا صفحہ ۵۲ خود کا فر ہے
 صفحہ ۱۰ بلاشبہ مرتد کا فر کیا ان کثیر تکفیر وں کو کوئی عاقل یہ گمان کہ کتب سے کہ حضرت مصطفیٰ
 ظالم نے اپنی طرف سے کین عاشا وہ اپنا مسلک تو ان سب کو لکھ کر یہ فرما ہے ہیں کہ بارگاہ
 اقصیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وقت میں ادھر گزری انھار میرا پس فیکون کے بعد سے جہنم خواہم کہ
 صراط راستہ ہو اور اسے اللغات نہ ہو گا حافظ ۱۸ ص ۱۸ خود فائدہ تفسیر تاویل کسی دین کی ہی کہ دین سے تو
 صریح اور شہاد سے تو فاسد اور روزان تو ہتھڑا ظالم کہ تاویل کی جگہ ہیں کہیں سے جہنم خواہم کہ کلاماً
 انھار ہر طرح مقبول فقہ تاویل فاسد قبول نہیں کرتے مگر مسلکین وہ شہاد سے بھی منع تکفیر جلتے ہیں وغیرہ

صیغہ نازل نہیں کہیں اور نسخہ ہر یہ فقہ و تکلیف کسی کے روک مقبول نہیں ایسا ہی کہ وہ کہ جو تکفیر ہر کا فر کا
 سکا ائمہ ان بات میں جان کر کہ قابل تاویل ہوا ہے قصہ مبادیات میں ان میں ملتا صورت کو کہ بیان فرما کہ تھا انھار ہر
 اکثر جمیع انسان اللہ کی نظر میں رہا ہی برحق ہے

عبارت فتح القدیر و دایہ در بارہ طلاق ہیں وہی حکم کفر میں جاری کرنا اگر بطور تکلیف ہو صریح
 بیان ہے کہ فرق زمین و آسمان ہے (مقدمہ ۲) اور بطور نفیاً مسلم اسکے طور پر اسمیل نہ ور کا فر
 عبارت صفحہ ۳۵ تہید ایمان اسکے مسلک پر نہیں بلکہ در بارہ متعین ہے اور تکفیر سے سکوت
 بعد تکلیف کشوفون سے کہے ع گرفت ذائب نہ کنی زندگی ۴ اربعاً عبارت ۵ و استقام
 دہوی کی نسبت یہ لفظ کہ اس میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں تہید ایمان میں ہے یا کو کہ شہادیہ
 میں کو کہ شہادیہ بحث کلامی میں ہے یا بحث فقہی میں (دیکھو مقدمہ ۵) بحث فقہی پر ضرور اس میں
 کسی تاویل کی جگہ نہیں کہ وہ تاویل بعید نہیں ہے (مقدمہ ۳) اور عبارت تہید الایمان میں
 بحث کلامی ہے (مقدمہ ۵) وہاں صریح وہ کہ متعین ہونا قابل تاویل وہ جس میں کوئی احتمال بعید
 بھی نہ ہو (مقدمہ ۳) دشنامی عبارت دہوی میں تاویل کی جگہ نہ ہونا و بحث فقہی سے
 لیا جائے اور ناقابل تاویل کو کفر نہ کہنے کا کفر ہونا بحث کلامی سے لیا جائے یہ دیوبند یہ کہ
 کسی صریح بے ایمانی ہے اور بحث کلامی مثلاً تہید الایمان ہوتا کہ دشنام دہوی میں تاویل کی جگہ
 نہیں یا بحث فقہی کو کہ شہادیہ میں ہوتا کہ جو اسم تکفیر نہ کرے کا فر ہو تو وہاں دیا یہ کو کہ جہودی
 و لکن الوہابیۃ قوم لا یعقلون خامساً کل گستاخی ناقابل تاویل ہونا اور ناقابل
 کا کفر ہونا دونوں کا حاصل ایک ہے تو کو کہ شہادیہ کی اس عبارت کا صریح معاد اسمیل کی تکفیر
 ہے تکفیر سے زائد اور معاد کیا ہو گا اسمیل کی صاف صریح تکفیر کو کہ شہادیہ میں ایک ہیں نہیں
 بشرط جاہل ہر صفحہ ۱۰ بلاشبہ بابہ کے پیشوا پر حکم کفر قائم صفحہ ۱۱ اخذ اپنے اقرار سے نصیحت
 کا فر صفحہ ۱۱ وہ صریح کا فر ہے صفحہ ۱۱ کیونکہ بالاجماع کا فر مرتد ہو گا صفحہ ۱۸ یہ ب کا فر ہیں ہوں
 سے ائمہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذہب کرنے والے الخ صفحہ ۱۸ خود کا فر ہو گا صفحہ ۵۲ خود کا فر ہے
 صفحہ ۱۰ بلاشبہ مرتد کا فر کیا ان کثیر تکفیر وں کو کوئی عاقل یہ گمان کہ کتب سے کہ حضرت مصطفیٰ
 ظالم نے اپنی طرف سے کین عاشا وہ اپنا مسلک تو ان سب کو لکھ کر یہ فرما ہے ہیں کہ بارگاہ
 اقصیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وقت میں ادھر گزری انھار میرا پس فیکون کے بعد سے جہنم خواہم کہ
 صراط راستہ ہو اور اسے اللغات نہ ہو گا حافظ ۱۸ ص ۱۸ خود فائدہ تفسیر تاویل کسی دین کی ہی کہ دین سے تو
 صریح اور شہاد سے تو فاسد اور روزان تو ہتھڑا ظالم کہ تاویل کی جگہ ہیں کہیں سے جہنم خواہم کہ کلاماً
 انھار ہر طرح مقبول فقہ تاویل فاسد قبول نہیں کرتے مگر مسلکین وہ شہاد سے بھی منع تکفیر جلتے ہیں وغیرہ

مزد و کثرت انسان مناسب بلکہ یقیناً وہ سب بطور فقہاء ہیں جس پر سب میں ایسی برابری شہاداً و رسالاً
اور سب میں بعد کی ختم ہو۔ زمین و دوشہ ابد عدل ہیں کہ دولوں میں اس قدر تفاوت ہے فقہائے کرام کی
عز و منسوب کیا ہے؟ ہمارے میں جنہا و کیا کہ کام طور فقہی پر موقوف ہے۔ ہر ایک کے کام طور فقہی پر تھا
تو بیچ میں جو کہ سب یقیناً اور فقہی پر ہو وہ لفظ بھی کہ کوئی تاویل کرے۔ یہ بھی ہیں۔ سمجھ میں تھا
اور انھیں سمجھ و ان میں سے ایک تھا تو قطعاً انھیں کی طرح طور فقہی پر تھا غائی تشریح سکون
ہے۔ اسی کتاب مسلک فقہی کے بیان میں ہو اچھا اعتراض سطر اخیر میں بتایا ہے یہ جملہ میں وسط
کتاب میں ہے وہ ان سے اسے توڑ کر سطر اخیر سے ملانا اور مسلک شریعت و سنت پر ٹھہرانا کیس
صریح ہے ایسا ہی ہے۔ خدا ایمان دے تو اتنا سمجھنا کہ دشواری نہیں کہ فقہائے کرام کے طور پر اسے کہ کام
زین تاویل کی جگہ نہ تھی تو اس کے طور پر جابجا اسے کافر کہا اور سطر اخیر میں متکلمین کے طور پر تفسیر
سے زبان روکی تو یہاں اسے ناقابل تاویل بھی نہ کہا پھر کہاں اسے جابجا تفسیر میں ٹھکان

الوسایۃ قدوم لایفقہون سادہ سہ سہ صریح سبب و دشنام کے لفظ حکم کلمہ ہو اور
بریک و کلمہ ملعونہ ایسا ہی ہے کہ بحث فقہی ہو اور اس میں صریح مطلق متبیین اور کفر قائل پر
جزم متاج متعین (مترجم) سابعاً ثانیوں سے اسے کو کہ فرمایا ہو کہ ان گالیوں کی محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اطلاق ہوئی انھیں انڈیا پہنچی یہ بلا مستحبہ نہ ہے
جنہو واقعہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر زہر اعمال سے تو دیو بوزیر بھی مقرر ہیں اور جو کلمہ اپنے
صاف صریح متعین پرستی پرستی و دشنام جو نہ و اسے گالی ہی کہا جائیگا اور ضرور وجہ
ایذا کا اگرچہ اپنے پیلو میں کوئی غرض بعید احتمال عدم دشنام رکھنا ہو مگر متعین ہرگز نہ ہوگا
ہر ضعیف سائنہ بعد سابعاً ثانیوں کی نفی نہ ہو جائے یہ عدم تعین اس احتمال پر کہ شاید
مواقف بعید وہ پہلو سے البتہ جو صورت بطور متکلیف مقام اقتیاد میں اس سے تکفیر سے بچائیگا
اس کے ارادہ پر مگر جزم نہ ہو جائے کہ وہ گالی نہ رہے یا ایذا نہ دے بلکہ اگر کوئی شخص جواب
دہی و تھانوی صاحبان کو ایسا لکھا کہ تو کہ سا وہ اسے ایما جان سکتے ہیں البتہ

[illegible]

یا پانچ گنا نفع کا نیکو آئے ہیں کہ اس ظاہر تبار معنی کی طرف تو مقصود نہیں کرتا
 اور جب وہ دشنام و توبیخ میں تو کیا ایذا دین کے ساتھ دین کے ساتھ شکار کیا
 کر مگر کابرہ تو واضح ہوا کہ گالی ہونا اور ایذا پانا تین پر تو قوت نہ خاص معنی قبیح نیت قائل
 جانتے ہیں اس لیے امام گنگوہی صاحب کی دیکھیں حصہ سوم صفحہ ۴۴۴ منہ ثابت وغیرہ الفاظ
 لغت اقدس میں لکھنے سے سوال تھا جواب میں تصریح کی کہ یہ الفاظ توبہ سے والا سب
 ظاہر مراد نہیں رکھنا بلکہ معنی مجازی مقصود لینا ہی پھر حکم یہ لگا، صفحہ ۴۵۳۔ ان الفاظ میں گستاخی
 و اذیت ظاہر ہو پس انکا بکنا کفر ہو گا یہاں تو معلوم تھا کہ قائل کی نیت گستاخی نہیں ہو بھی
 اسے گستاخی و اذیت ہی ٹھہرایا اور حکم کفر لگا یا جو ان نیت کا ملزم ہو بخود احتمال لفظ اذیت ہی
 اذیت سے کیونکہ کفر خارج ہو جائیگا تا مگر آپ نے پانچ جگہ لکھا ہے کہ اعلیٰ حضرت امام مسند
 نے اس کلمہ میں سمیع کی نیت پر مطلع ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے کہ اُس نے وہی پہلو مراد لیا
 جو کفر ہے (۱) یہ جابجاء حکم کے مراد لینے کی خبر ہو (۲) آج کو تو قائل کی نیت کا علم ہی ہوا (۳)
 تاویل کی نہ آئی کہ نزدیک گناہ بشر نہ قائل سے مراد لی (۴) صاحب نہ اداستقیم میں نہ حاصل
 کی گناہ بشر نہ وہ احتمال اُنکی مراد (۵) معالی کفر یہ کا مراد ہونا اپنے نزدیک محقق و ثابت شدہ
 یہ بھی اسی پر مبنی ہے کہ انکے متکلموں نے گالیان ہی مراد لیں تو یہ چھو افرام ہوئے آپ تو
 اب طالب تحقیق بننے میں طالب تحقیق کا یہ کام نہیں کہ افرام کرے اور وہ بھی ایسے جیسے
 اور اتنی بار اور یوں بررو۔ ہونہ ہو آپ کے اس لباس کو پردہ بنایا گیا اور یہ کشوفوں کی باتیں ہیں
 کیا وہ کذابین و کذابین رب لعین کو کہ شہابیہ میں کوئی حرف اس سفید جھوٹ کا دکھا سکے ہیں
 کہ فرمایا ہو میں اُسکی نیت کا علم ہو گیا کہ اُس نے معنی کفر مراد لیے ہیں سچن اللہ ایسا ہوتا تو
 میں فرمایا جا کہ ہمارے نزدیک مقام اُصیاط میں کفار سے کف لسان مختار صفحہ ۶۶۶ یہی
 فرمایا جا ہم اُصیاط بریں کے سکوت کریں گے جب تک ضعیف یا ضعیف احسان لے گا
 علم کفر کر کے ڈریں گے مگر یہ صفحہ ۶۶۶ یہی فرمایا جا کہ ہم براہ اُصیاط کفر سے زبان نکلیں
 ایضا مگر یہ صفحہ ۶۶۶ یہی فرمایا جا میں سمیع دہلوی کے کفر پر بھی حکم نہیں کرتا کہ میں ہمارے
 ہی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اہل لا الہ الا اللہ کی تکفیر سے منع فرمایا ہے جب تک کفر

آفتاب سے زیادہ روشن نہ ہو جائے اور حکم اسلام کیلئے اصل کوئی ضعیف ساقطیت
 محل بھی باقی نہ رہے فان الامم اسلام یعلو ولا یصل تسلیم ایمان صفحہ ۴۴ از بحن السبوح
 صفحہ ۵۰ ایسا ہوتا تو دیوبندیہ یوہین روتے کہ ہائے ہائے امام الطائفہ کو کافر نہ کہا اذ ناب
 کی تکفیر کی انکی نہ کی اذ ناب کو اُس نے چھڑا لیا۔ رہے فقہائے حکم فرمائے کو دعویٰ اطلاع
 نیت سے کیا علاقہ کہ وہ ظاہر پر حکم فرمائے میں نیت سے بحث نہیں رکھتے (مقدمہ) اللہ
 جہد متکلمین اور اُن کے موافقین فقہائے محققین اگر تکفیر کریں گے تو یا احتمال نہ مانیں گے
 سنی کفر میں متین جانیں گے یا اطلاع نیت کے بعد۔ یہ ہو جو صفحہ ۳۳ تسلیم ایمان میں ارشاد
 ہوا نیت معلوم ہونے ہی کا تو سبب ہو کہ اپنا سساک وہ ارشاد فرمایا کہ مقام احتیاط میں
 کفار سے کف لسان ماخذ کلام علمائے کرام سمجھنا عوام کو مشکل اور دیوبندیہ کو محال ہے
 ملاحظہ ہو کہ جہان بحث نفی تھی بوجہ تین بطور فقہا تکفیر لکھی اور نیت سے بحث نہ کی اور جب تک
 متکلمین مترا ذکر فرمایا بوجہ عدم طہریت تکفیر سے احتیاط کی تاسعاً طرف یہ کہ اول آپ نے تعرض
 کی یہ جائیداد ایسے معنی مراد کے جو محتمل ہی نہ ہوں حالانکہ یہ ساقطوان افسر اتھا کو کتبہ شہاب میں
 کہیں اسکا پتا نہیں ابھی راغبین ہمارا کلام یاد کیجیے اب یہاں یہ مطلب پھر آیا اور صاحب
 مراد مستقیمین نہ احتمال کی گنجائش نہ وہ احتمال انکی مراد ابھی سن چکے کہ یہ افسر اُسے
 محض ہے دونوں قول دیوبندی خود گڑھت ہیں اب فرمائیے کہ نفی گنجائش سے اگر اسکا
 نفی احتمال راغبینی کوئی دوسرا احتمال ہو ہی نہیں تو یہ اشارہ کس طرف ہو کہ نہ وہ احتمال
 انکی مراد اور اگر نفی قبول مراد کہ دوسرے معنی محتمل تو ہیں مگر مقبول نہیں تو اسکے کیا معنی کہ ایسے
 معنی مراد لیے جو محتمل ہی نہ ہوں گناہ کا یہ تھا کہ فتوائے مبارکہ و فریق تین تعین سمجھ میں نہ آیا
 تو انجو وجہ تھانوی صاحب ظاہری تک سے سمجھے مگر آپ نہ سمجھ یا وہ بھی نہ سمجھے کہ
 سمجھائے حاشا اگر آپ لکھتے ہیں یہ تمام فقہا کا مذہب آپ ہی نے نقل فرمایا جو کہ یوہین
 ایک احتمال بھی اسلام کا ہو تو مسلمان ہی کہیں گے یہ دیوبندیہ کا اٹھوان افسر ہے
 بتائیے تو تمام کا لفظ کسان فرمایا جو تسلیم ایمان صفحہ ۳۳ کی عبارت خود اسی خط میں آپ اس قدر
 نقل کر چکے ہیں کہ بلکہ فقہا کرام نے فرمایا جو یہ عبارت اُس مکرر تدین کے رد میں لکھ دی

لکھا ہے جس میں سنانوے باتیں کفر کی ہوں انہی میں فقہیوں نے یہ لکھا انھیں کا غلبہ بتایا
 ہے کہ فقہاء کرام نے یہ فرمایا ہے نہ یہ کہ یہ تمام فقہاء کا مذہب ہو۔ ملاحظہ کیجئے دیوبند کو ان باتیں
 کتنی جرات پر تمہید الایمان شریف اسی بحث اس بیان میں یہ لفظ سے تحقیق فقہاء کا ذکر
 نہیں گئے صفحہ ۳۵ ولکن الدیابنۃ لا یبصرن حادی عشر یہ افزا اٹھا کر اس پر کثرت
 جمائی کہ پھر آپ کیا یہ فرماتا کہ مجاہد فقہائے کرام کی تصریحات پر یہ سب سب تکافیر سب پر
 اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالقرع توبہ اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض احوال کی صورت
 میں فقہاء یہ حکم کیسے دے سکتے ہیں یہ نسبت تکفیر کی فقہاء کی طرف غلط ہوئی اثرات نے
 مبتدعین اہل تاویل کی تکفیر میں سلف سے خلف تک ائمہ کا اختلاف نقل فرمایا منہ الروض امام
 ابن حجر کی عبارات اور پرگزین امام قاضی عیاض رحمہ اللہ تعالیٰ نے تاویں نہ مانا اور انھیں
 کافر ہی جانتا جمہور سلف کا مذہب بتایا اور ایک جگہ اسی کو اکثر محدثین و فقہاء تکلمین کی طرف
 نسبت فرمایا شفا شریف میں فرماتے ہیں اکثر اقوال السلف تکفیرہم وهو قول اکثر
 المحدثین والفقہاء والمتکلمین اسی میں ہے اختلاف الفقہاء والمتکلمون فی
 ذلك فمنهم من صوب التكفير الذي قال به الجمهور من السلف آپ عدم تکفیر
 اجماع فقہاء تراش کر ان کی طرف نسبت تکفیر غلط کرنا چاہتے ہیں یہ باطنی تحقیق طلب کی حرکت
 نہیں اہل پردہ مکشوفین کی ہوتا ہے عشر طر و کتب پر غمی یہ کہ کوئٹہ شہاب سے یہ عبارت
 نقل کر لائے کہ اجماع ائمہ توبہ اور از سر نو کلمہ اسلام پڑھنا فرض اور نہ جانا کہ یہ حکم کس مرتبہ
 میں ہے کفر مختلف میں ہے کہ مافیہ خلاف یومر بالتوبۃ وتجديد النکاح ورماء علیہ
 وجر و نمر وغیرہ اور اختلاف ائمہ ہو گا مگر جہاں کوئی احوال اسلام ہو کہ قطعی یقین کافر فقہاء اجماع
 کافر ہو گا تو ثابت ہو کہ فقہاء بحال احوال بھی تکفیر کرتے ہیں جسے دوسرے فریق نہیں مانتے
 ثالث عشر آگے لکھا اور اگر واقع میں کوئی احوال نہیں تو ایسی عدم تکفیر کی وجہ ہوں اور
 ایسی عدم تکفیر تکفیر نہ ہونے کی کیا وجہ ہوگی یہ نہ فقط امام اہل سنت بلکہ ائمہ فقہائے کرام پر
 چھائی کون نہیں جانتا کہ عدل مسائل میں فقہاء تکفیر میں مختلف ہو جاتے ہیں ایک فریق کا مذہب
 ہے دوسرا مسلمان منہ الروض و ابن حجر و شفا شریف و درمنا و غیرہ کی باتیں بھی مذہب

اب ہر اختلاف میں دیکھیے کہ وہاں احتمال اسلام ہی یا نہیں اگر ہو تو آپ کے نزدیک اہل
 فقہا تھا کہ سو میں ایک احتمال بھی اسلام کا ہو تو مسلمان ہی کہیں گے تو وہ بالا جماع مسل
 ہو اور ایک فریق فقہانے اُسے کافر کہا تو اُس اجماع کا جس میں خود بھی شریک تھے خلاف
 کیا اور اجماعی مسلم کو کافر کہا ان کافر کہنے والوں پر کیا حکم آیا اور اگر وہاں احتمال اسلام
 نہیں تو جس فریق نے مسلمان کہا اُس سے کہیے آپ کی عدم تکفیر کی کیا وجہ ہوگی اور آپ کی
 عدم تکفیر تکفیر نہ ہونے کی کیا وجہ ہوگی کہ آپ قطعی کافر کہ مسلمان کہہ رہے ہیں سراسر
 عکس آپ کہتے ہیں صاحب اہلین و تحذیر و حفظ الایمان اپنی عبارت کا مطلب وہی
 بیان فرمیں مگر ان کا کفر قطعی صاحب براہین و تحذیر نے جیسا مطلب بیان کیا اُس کا حال
 بحث اول و دوم میں دیکھ کر البتہ خود آپ صاحب خفض الایمان نے دس برس کامل ضرر میں
 کھا کر اپنے بیان مطلب میں سود و ورق کی بے سود کتاب لکھی جس کا پچھوٹا سا نام بسط
 البنان لکف اللسان عن کتاب حفظ الایمان اُس میں اپنا مطلب ب بیان کیا صنفی
 بلنا و ایل اپنا کفر ان لیا صنفی پر بلاشبہ اپنے آپ کو خارج از اسلام کہہ لیا امام اہل سنت
 و عمل سے سر میں طبع میں نے توجہ ایسا مانے اُسے کافر کہا تھا آپ نے اپنے کفر پر اور بڑھ کر
 رجسٹری کی کہ فرمایا جو شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد صراحت یا اشارۃ عبارات کہے
 میں اُس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں وہ تکذیب کرتا ہے بقصوم قطعہ کی تنقیص کرتا ہے
 حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دیکھیے بلا اعتقاد اور اشارۃ دو تکفیر میں آپ نے
 اور اضافہ کیا آپ میرا سال و قعات ہنسان اپنی حیثیت ظاہری سے لیکر دیکھیے مگر حسب
 وعدہ طالب تحقیق ہو کر پھر اگر آفتاب کی طرح روشن نہ ہو جائے کہ آپ تعالوی صاحب نے
 خفض الایمان میں کفر بکا اور بسط البنان میں ٹھنڈے جی سے اپنا کافر و خارج از اسلام ہونا
 قبول کر لیا تو میرا ذمہ خاص عیشی آپ پوچھتے ہیں متعین ہو نیکی صورت کیا ہو جی میں
 جو براہین قاطعہ لکھ دی و تحذیر الناس و خفض الایمان میں آپ کے پیش نظر ہو کہ ستر برس سے
 زیادہ گزرے و انتون پسینے آرہے ہیں ایڑی چمکی کے زور لگائے جا رہے ہیں اور
 کفر نہ ہلکا ہے نہ ملتا نہ اپنی مبارک توں میں کوئی اسلام کا بھلو نکلتا صدق اللہ فہت اللہ

کفر واللہ لا یجوز القوم الظالمین سادس عشر آیت عبارت صراط مستقیم کو
 پہنچتے ہیں کہ اگر وہ متعین ہوئی تو آپ کس انداز سے اس عبارت کو ادا فرماتے تھے اسی طرز
 سے جسے امام اہل سنت و تمام علماء حرمین طہیین نے خباہان نانو تومی و گنڈوہی اور تہذیبی
 صاحبان کی تکفیر فرمائی کہ وہ قطعاً یقیناً کافر مرتد مرتد اور جو انکو مسلمان جانے بلکہ انکے
 کفر میں شک ہی کرے وہ بھی کافر کافر کافر غیر یہ سوال تو فضول تھا جس سے دیوبندیوں کو
 امانافہ ضرور ہوا کہ جیسے اسی محمدی احکام انکے ان پھیلے اماموں پر اللہ و رسول جل و علا
 بھلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہروں سے آئے اسی رنگ کے اپنے امام اول دہلوی
 صاحب پر بھی شین لین اگرچہ بکھورت فرض و تقدیر کہ اگر اسکی عبارت متعین ہوتی تو کس طرح کہتے
 مگر مستوی کشو خون کی سخت دھڑالی یہ ہو کہ جس شہر سے صراط مستقیم کی نسبت لکھا ہو کیا
 انھیں نہ کہ قسموں کے ساتھ ان کتب (براہین و تحذیر تحف الایمان) کی نسبت بھی لکھ سکتے ہیں
 اگر آپ ایسی قسمیں لکھا لیں گے تب ثابت ہو گا کہ عبارات رسائل ثلثہ آپ کے نزدیک متعین ہیں
 بسن اللہ تمام علماء حرمین طہیین نے فرمایا کہ منشا فی کفر و عذابہ فقد کفر جو
 انکے کفر میں شک کرے خود کافر ہو سزاوارتیں سے شدید ضرر میں پڑی رہیں سارے کے سارے
 دیوبندیوں کی کمیٹی بیان جرین اور پہلوئے اسلام نہ ٹکلتا تھا نہ نکلا اور ابھی ان عبارات کے
 متعین فی الکفر ہونے میں شبہ ہی رہا شبہ جب مٹے گا کہ ہم قسم کھا کر کہہ دیں شاید یہ دیوبندی
 یہ لکھا ہو کہ وہ جو اقرار جو لیا تھا کہ امام المسند نے دہلوی کی نیت معلوم ہو جانے کا دعویٰ
 فرمایا اور یہ دعویٰ وہاں ناممکن تھا کہ لفظ میں کیسا ہی احتمال بعید ہو نیت غیب ہو وہی ذمہ داری
 شاید بیان بھی رہے گی اور اسپر قسم نہ ہو سکے گی کہ انکے متکلمین نے گالیان ہی مراد لیں لہذا
 یہ فقرہ اس حلف میں بڑھایا اور نہ سمجھتے کہ متعین میں دوسرا پہلو ہی نہیں جسکی نیت کا احتمال
 ہوا انکے متکلمین نے قطعاً یقیناً یہ ملعون الفاظ ہوش و حواس میں لکھے اُترتے ہوئے نہ تھے
 پاگل نہ تھے شراب پیے ہوئے نہ تھے تو یقیناً قصد اُکسے اور جب وہ نہیں مگر گالیان تو
 قطعاً یقیناً گالیان ہی مراد لیں کہ ان ایک احتمال بعید رہ گیا کہ گالیان دین تو عداً مکرول سے
 انکے مستعد نہ تھے محض اہل راستہ کہیں تو اعتقاد قلبی پر غیب رہ گیا مگر کیا یہ کفر یعنی

اجامی سے بجائے گا ماشی شدہ۔ اللہ عزوجل فرماتا ہو دلہن سائلتم لیقولن انما انما نخوض
 ونلعب قل ان الله وایتہ ورسولہ کنتم تستهزؤن لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم
 خود دیوبندیہ کے امام گنگوہی کے فتاویٰ حصہ صفحہ ۷۷ میں ہے کلمہ کفر ہونا اگرچہ اعتقاد اسیر ہو
 کفر سے بات یہ کہ دیوبندیہ کفر کہتے کہتے تکفیر سنتے سنتے مادی ہو گئے ہیں سخت لفظ انھیں
 کرتا لگتا ہے اور اسے نرم سمجھتے ہیں کہ تم کافر تہ اور جو تمہارے کفر میں شک کرے وہ کافر تہ
 جب صراط مستقیم پر جو الفاظ ارشاد ہوئے انکو شد و مد و گرجوشی سمجھتے اور انکی نسبت جو یہ کلام
 لکھ انکو ہلکا کرنا حالانکہ ایمانی نگاہ میں یہ انتہا درجے کا سب سے سخت تر حکم جو جس سے زیادہ
 شدید نامستور اسکے بعد اور کونسی سختی ہمارے ہاتھ میں رہ گئی ہے اور کرتے بخلات دہلوی
 کہ اسیر یہ اللہ حکم قطعی اجماعی نہ تھا لہذا اسکے کلمہ خبیثہ ملعونہ کی جنبی طعنوں کی ظاہر ہو گئی اسی پر
 اکتفا کی سابع عشر پھر کہا اسکے بعد وجہ فرق پوچھی جائیگی عبارت صراط مستقیم متعین
 کیوں نہیں یعنی اور عبارات براہین و تحذیر و خفض الایمان کیوں متعین ہیں ان عبارات کا ترجمہ
 ہونا تو ابھی ۱۲-۱۵-۱۶ میں ثابت کر چکا ہوں خود قائلین متعین سمجھے ہوئے ہیں کہ کوئی پہلو
 اسلام نہیں نکال سکے اور خود آپ تعالوی صاحب نے تو صراحتہ اپنا کافر و خلیع از اسلام
 ہونا لکھنا تحریری اقرار کفر صحابہ و یا صراط مستقیم کا نام متعین ہونا یوں کہ وہ اجلہ اکابر ہند کا
 خدا کہ بفضلہ تعالیٰ لاینا خوں لومۃ لائتہ کے مصداق ہیں جو ان مرتدین کے جیسے جی ان کو
 کافر و مرتد کہہ رہے ہیں اور مرتدین کو کچھ بن نہیں آتی کہ اپنا کفر اٹھائیں انھوں نے مردہ دہلوی
 کی تکفیر سے کف لسان فرمایا امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مولیٰ عزوجل کی بیٹیاں رحمتیں کیا فرما
 فرمایا کہ خوف زندون کا ہوتا ہو کہ مردوں کا فعل اللہ ہشتام کذا و کذا اگر دہلوی کی بات
 بھی متعین ہوتی تو اس سے مرے ہوئے کا کیا خوف تھا کہ اسکی تکفیر قطعی کلامی سے کف لسان
 فرماتے نا من عشر پھر کہا صراط مستقیم کی عبارت میں احتمال کیا ہو تاکہ دیکھا جائے کہ اس
 قسم کا احتمال براہین و تحذیر و حفظ الایمان میں بھی ہے یا نہیں اور جو من اللہ ہم سے پوچھ کر انکی گہری
 بنائے گا ان بگڑوں سے آپ تو اپنی بگڑی بنی نہیں اور تو خاموش اور آپ تعالوی صاحب
 خود اپنی تکفیر میں گہر میں۔ بغرض محال اگر آپ خود یا احتمال فی الدہلوی ہم سے پوچھ کر اسکے

فاس پر کوئی احتمال نہی عبارتوں میں نکال سکیں تو وہ انکو کیا نفع دے گا وہ احتمال انکی مراد نہ مرنا
 ظاہر ہو چکا کہ مراد ہوتا تو کبھی کے انگل دیتے آپ انکی طرف سے آپ نیت کرینگے یہ وہی
 جان پوری والی وکالت تھا نوی جو خاطر جمع رکھیے انکی نیت سے وہ مسلمان نہ ہو سکیں گے
 ابھی تو در مختار سے سن چکے کہ مفتی کا پہلو نکالا ہوا کافر کو نفع نہ دے گا نہ کہ آپ مفت ہی کا پہلو
 نکال کر انھیں مسلمان بنالین یہاں سے ظاہر ہوا کہ دیوبندی عباتین اگر بغرض غلط متعین
 یقیناً وہ اب انکے کفر میں متعین ہو سکیں کہ اگر ان میں کوئی پہلو سے اسلام انکی مراد ہوا تو کبھی
 نہ پچھتے کسی دن کے لیے اٹھارے کتے کذلک العذاب ولعذاب الاخرة اکبر لو کا کافر
 معلوم اگر کیے گنگوہی و نانو توئی سے کفر اٹھے میں تو خود تھا نوی ہوں تو حجاب فرق مشیت
 رنگا ہے آپ مولد برس تک عاجز اگر بسط البنان میں کچھ نہ بنا کر اب لباس باطنی میں اگر ہرے
 ایک ہر اپنی بگڑی بنا کر کیونکر نجات پاسکتے ہیں مہذا جب گنگوہی و نانو توئی کافر ہے اور وہ
 ایسے کافر ہیں کہ منشا اللہ اور آپ انکو مسلمان بلکہ اپنا امام جانتے ہیں تو آپ ہر کافر کے
 کافر ہی رہے جف القلم یا ہو کاٹن تاسع عشر میں نے پہلے خط میں فتوے مبارک
 کی نسبت گزارش کر دیا تھا کہ اسے فور سے سمجھے خود سمجھ میں نہ آئے تو اپنے سمجھاؤ انوں سے
 سمجھے وہ بھی نہ سمجھیں تو تھا نوی صاحب سے سمجھے وہ بھی نہ سمجھیں تو اپنا اقربا بجز انکے سمجھا دیا
 جائیگا و ہاشمہ التوفیق اب کھلا کہ وہ طالب تحقیق آپ ہی ہیں کہ اس لباس میں تزلزل کر کے نہایت
 علم ظہیم مستفید بنے ہیں انکی طلب تحقیق سے ظاہر ہے کہ آپ تو اسرار بزم ہوئے و لہذا وہ مدق
 جواب چوبیسویں دن آیا کہ کچھ دن آپ بحیثیت باطنی سمجھاؤ جب حیثیت تھا نوی صاحب ظہری کو بہت
 تزلزل کی ہو تو آپ سے اوپر اور انسو نیچے وساطت بھی ہوئی کچھ دن وہ سمجھانے والے سمجھو جب کسی کی سمجھ نہ کام نہ دیا
 نہایت ظاہری کی طرف جمع ہو کر تھانہ بھون سے ہمتاںت باغیر کی گئی اب کچھ دنوں آپ اس حیثیت
 ظاہری میں غور کیا اور نتیجہ یہ دیا کہ خاک ہے۔ بے علم آدمی کہ تین نعین کے لٹکانے ہو کر
 فتوے مبارک کو دیکھ کر کیسا یقین ہے کہ دیوبندیوں میں کوئی نہ سمجھاؤ لہذا اگر ہم
 مٹانے کچھ ناغہ دیوں کی داد دی اور اس خط میں نہ سمجھنے کا آپ نے دوبار اقرار بھی کر دیا ایک
 بار یہ اعتراض اب معلوم ہوا کہ آپ پر بہت دنوں سے کیا گیا جو آپ نے یا آپ کے کسی

مقتدر اگر اسکا کوئی جواب تحریر فرمایا ہو تو مطلع فرمائیے آپکو کیسے معلوم ہوا اُس فتوے سے
 تو معلوم ہوا پھر کیا جس میں خالی سوال تھا جواب سمجھے ہی نہیں کہ مطلع فرمانا اُن
 رہے ہیں دوسرے یہ صاف ترک کر میرے جواب میں فتویٰ نقل فرمانا سیری سمجھ ہی نہیں آتا
 کہ اسکا کیا مطلب ہو خطا بھر میں یہ قدی صدق صاف ہو اس بحث سوم میں یہ جو کچھ فقیر نے
 لکھا اُسی فتوے مبارک کی شرح ہو آپ سب اس میں طالب تحقیق بنتے ہیں تو انشاء اللہ
 اب ضرور سمجھ جائیں گے عشرین اخیر نزائش یہ جو کہ ایک طالب تحقیق کو حاجت الازم
 سے کیا کام آپ بحیثیت باطنی اپنی عاقبت کی فکر کریں صراط مستقیم کی اُس عبارت میں انصاف
 انصاف سے آپکو کیا معلوم ہوتا ہو اُس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین ہے
 یا نہیں اگر ہے اور تعین ہو تو آپ اُسے کافر قطعی کیسے یا متبعین ہو تو بحکم فقہائے کرام کافر
 ہیں اور اصناف تو ہیں نہیں توجہ الفاظ ملعونہ اُس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 و سلم کی شان ارفع و اعلیٰ میں بکے اُنسے ہزاروں درجے بلکہ امتحان کیلئے کو کبہ شہا بیہ کیف
 صفر سوم میں ارشاد ہوئے ہیں وہ تمام الفاظ بے پیر ہمارے صاف صاف اسمعیل دہلوی وقام
 نانوتوی و رشید احمد ننگوہی کی نسبت آپ خود چھاپے اور ان سب اور اثر فعلی تھانوی
 محل کی نسبت مرتضیٰ حسن وغیرہ مقتدین سے نام بنام چھپوا دیئے جس میں کسی طرح اُنکے لکھنے سے
 انکار یا اعتذار کی بونہ پیدا ہو بطرح صراط مستقیم میں محبوب بے تعلیمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم کی شان میں نہایت کشادہ پیشانی سے لکھے آپ تحقیق طلب ہیں تو کلمے پر ہاتھ دھر کر
 دیکھیے کیا آپ وہ الفاظ ان اشخاص کی نسبت چھاپنا گوارا کریں گے اور انکی توہین نہ سمجھیں گے
 ضرور ضرور سمجھیں گے پھر کیا ایمان ہو کہ چند انصار کی نسبت اتنے بلکہ الفاظ توہین ٹھہریں
 اور اُنسے بد جہاد تر الفاظ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان ارفع میں توہین
 نہ قرار پائیں کیا اسدیکانام اسلام ہو کیا یہی نلامی سرکار سید الانام ہو ہتھ قادر مطلق ہدایت
 تو طالب تحقیق کو صرف اتنی ہی بات حق سمجھا دینے کیلئے کافی ہو کہ دہلوی کیسا تھا اور سب
 دیوبندی کہ اسکی وہ کچھ دشنامیں شان رسالت میں سنکر دشنامی کو اپنا امام و پیشوا مان رہے
 ہیں کیسے ہیں لبس الملوی و لبس العشیر و اللہ مولنا فنعہ الملوی و نفعہ النصیر

شرک حقیقی جب ہوتا ہو کہ اگر کو عالم ساق مستقل عقیدہ کرے اشعار بزرگان فی حدیث انہ شرک
 نہ مصیبت ان بوجہ مہم ہو سکے مجامع میں گناہ کر وہ جو کہ عوام کو ضرر پہنچے اور فی حدیث انہ
 ایسا مہم بھی ہے لہذا ان ایسے اشعار کا پڑھنا نہ مولف پر طعن ہو سکتا ہو اور گرامر میں
 ہونے کی بوجہ غلبہ محبت منجر ہو جاتی ہو اگر ایسی طرح پڑھنا کہ اندیشہ عوام کا ہو بندہ پسند نہیں کرتا
 تو اسکو مصیبت بھی نہیں کہ سکتا اہ مختصر آجواب کے احکام یا دیکھئے حکم اول ان اشعار
 میں خود نہ شرک نہ گناہ نہ اسنے مصنفوں پر کچھ طعن حکم دوم انکا پڑھنا منع نہیں حکم سوم
 مہم ضرور میں اس سبب جمع میں گراہت ہو کر غلبہ محبت سے اسکی تلافی ہو جاتی ہو حکم چہارم
 انے عوام کو ضرر ہو اٹھلے مجمع میں پڑھنا بھی پسند نہیں مگر اسکو بھی مصیبت نہیں کہ سکتا دیکھئے
 یہاں جوائیون کے نام اپنوں کے کام تھے کیا بھیاں ڈالے ہیں کہ (۱) غیر خدا کو دفع مصیبت
 کیلئے پکارنا جیسا کہ اشعار سے واضح ہو (۲) خود غیر خدا سے گناہ کہ ہماری دستگیری کرو ہماری
 مشکلیں آسان کرو شرک کفر دکنار خود کردہ نہ یہی بھی نہیں (۳) صرف مجمع میں بخیاں عوام
 گراہت ہو اسے بھی غلبہ محبت کی خوبی نے دبا دیا (۴) اگرچہ روایات وہ کثرت اور بزرگ و ہر
 فساد و عقیدہ عوام کی وہ حالت جو ساقی نے لکھی کہ بحث کرنیوالے کو کافر جانتے ہیں پھر بھی مجمع عوام میں
 پڑھنا مصیبت گناہ نہیں ہو سکتا اب اصل دلی قادی دیکھئے تناقض حصہ ۳ مشابہ بشرک
 کہ غیر اللہ تعالیٰ سے طلب حاجات ہو مصیبت سے خالی نہ ہو گنا تناقض ۲ ایضا بعد چارہ مہم
 الفاظ کا پڑھنا مصیبت ہو تناقض ۳ صفحہ ۲۰۰ اگر عالم الغیب متصرف جانتا کہتا ہو تو خود
 شرک محض ہو اور جو یہ عقیدہ نہیں ہو بھی ایسا نہ ہے تناقض ۴۰ ایضا بعد یک سطر جو لفظ مہم
 شرک ہو اسکا بولنا بھی ناروا ہے بقولہ (۱) لا تقولوا امر اعدائکم انہم یستحقون ان یسجدوا لکم
 بسبب کثرت اہ مہم بھی صحیح کے متوجع ہوتے ہیں مہم اس سے شرک گناہ میں مبتلا ہوتے ہیں
 تناقض ۵ صفحہ ۱۱۵ افادہ غیرہ میں عقیدہ شرک یہ گناہ جو اس فتوے میں براہ کمال جالاک وہ
 الفاظ کہ ہماری دستگیری کرو ہماری مشکلیں آسان کرو اگر صرف مذکور غیر بھی بعد اس سے بے عقیدہ
 شرک خالص باج بایا اللہ دل میں یہ کہ ان میں بھی گناہ ہو تناقض ۶ صفحہ ۱۱۵ مہم شرک میں منع
 میں تناقض حصہ ۲ درست نہیں کہ ظاہر اسکا مہم شرک کا ہو تناقض ۷ صفحہ ۱۱۵ منع

سم قائل بگویم بیرون است کہ صد ہار دم بفساد عقیدہ شریکیت مبتلا شوند و موجب ہلاکت ایشان
 گردد یہ مسلمانوں کو زہر قائل دینا و مان کیسے شہد کی سے حلال کی سنا قضا و بعد
 بھی یہاں تک تو یہی الفاظ تھے کہ تعصیت سے خالی نہیں تعصیت ناما زنا و آگ و آتش و
 دھرت نہیں کہ مکروہ تحریمی تک صادق آسکتے تھے آگے چلکر خاص حرام ہو گیا حصہ صفحہ ۱۱
 چہ کہ بظاہر بہرہ شریک میں اسلئے پڑتے ولے انکے مجلس میں گناہ کا رہتے ہیں لہذا چھنا
 انکا حرام ہے سنا قضا و بعد ۱۰ امیہ و مفسق کی احتمال فساد عقیدہ عوام اور بسنے اور پرست
 شریک رکھنا جو طریقہ یہ کہ یہ اسی پہلے امتقا کا دوبارہ جواب ہے بیان جو جناب صاحب و
 قاسم صاحب کے باعث ع پتھر کے تلے دبا تھا وہاں آپ بادل ناخوشہ زبان چا
 جا کر انکھی بولے سائل نے سمجھا یا اُس نے براہ شہادت آپکو چوڑے اور کچھ نہ اٹھلے اٹھوئے
 نیلے مکروہ چھتا تھا کہ مجھکو بصورت معلوم نہ ہوا کہ آپ نے کیا ارشاد کیا اُسکا صفحہ ۱۰ پر جواب
 کہ فساد عقیدہ عوام کا احتمال بھی ہو تو مجھ میں پڑھنا فسق اور اوپر ایک ہی صفحہ پہلے اسی
 سوال کے جواب میں احتمال درکار وہ کچھ فساد و مجہود کی فکر بھی یہ تھا کہ بندہ تعصیت نہیں کرتا
 یعنی گناہ تو نہیں مگر فسق نہ رہے حافظہ باشد سنا قضا و بعد ۱۱۔ اب حرام سے بھی اونچے
 چلکر بہت و ضلال و اضلال لیتے ہیں حصہ صفحہ ۱۰۔ اگرچہ بتا دل سے شریک نہیں مگر منجر
 شریک اور باعث فساد عقیدہ عوام ہو تو یہ امر بھی بہت و اضلال و گناہ سے خالی نہیں۔
 سنا قضا و بعد ۱۲۔ وہ تو خالی نہیں سے ہی ملتے ہیں آگے چلکر کھلتے ہیں اول گناہ میں بھی
 اتنا ہی کہا تھا کہ تعصیت سے خالی نہ ہوگا رفتہ رفتہ حرام ہو گیا بیان بھی دیکھیے درود و کج
 شریف میں جو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو افع البلاء کہا اُس پر یہ غلط ہے
 حصہ صفحہ ۱۳۔ دس احق بہت ضلالت است سجن اللہ کہ کناہ یا رسول اللہ حضور جاری
 مشکلیں آسان فرمائیں مباح خالص اور کہنا کہ حضور و افع البلاء میں بدینی و کسب ہی
 سنا قضا و بعد ۱۴۔ اب بہت سے بھی چلکر خاص اندک کے دل کی کھلتی ہے شریک کفر کی دخلی
 بہت حصہ صفحہ ۱۵۔ صاحب قبر کے کہ تم میرا کام مکروہ و شریک، اگر خواہ قبر کے پاس کے حرام
 دور سنا قضا و بعد ۱۶۔ منسوب ۱۶۔ صاحب قبر میرا کام مکروہ ۱۶۔ یہ حرام اور

شرک بالانفاق جو شائبہ ہے وہ استغانت بولنے سے وہ یہ کہ تم میرا کام کرو
 سہل لہذا اشکال نہیں رہی۔ مگر وہ ان اینوں کے نام سوال میں شامل تھے وہ کفر
 حلال و حلال ہو گیا شائبہ ۱۶ حدیث پر شاعری جو نہایت اقدس میں لفظ نعم یا بت یا شوب
 ترک یا فتنہ عرب باندھے ہیں اسکا سوال تھا یہ لوٹ دلائی جوتے ہیں نہ اسکا اپنے
 اند میں انگوٹھی چلائی ان دیکھتے خود ہا کہ یہ لفظ بھی بولنے والا تھی حقیقہ ظاہر
 مراد میں کہتا بلکہ معنی مجازی مقصود لیتا اور مراد یہاں سستی سے خالی نہیں اور آخر تک
 یہ چیز کہ پس، لکھا کہ کفر ملاحظہ ہو وہی ایسا مردمان تھا یہاں۔ وہاں تو پہلے خالص
 تھا حتیٰ کہ عوام کی مجلسوں میں بھی اس کے پڑھنے سے بہت گھنا بھی نام لیں تھا بلکہ غلبہ
 محبت نے کہ بہت تک کھور، کھور، کھور کہ اپنے قوم و سران تھا یہاں وہی ایسا کام کا
 لفظ نہ پیش عوام کہ سرے سے کہ ان کفر ہو گیا نہ بہت بہت۔ یہ بھی کام نہ دیا یوں کہ یہ
 لغت کیوں کا معاملہ تھا غرض کفر و شرک و حرام سے بے گھر کے ہیں اسی بات پر انہوں
 مصیبت سے بھی بحال اسی پر اوروں کے لیے مصیبت تھی کہ کفر پھٹا دیا مگر قرآن و ظہر
 سے نہ تھا آخر کفر خیار و قرآن و لیسوا آد لکھتے تھے قرآن و لیسوا آد لکھتے تھے کافر
 اچھا اسے جانتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ یہ ہو یا تمہارے لیے نام و ہونے آوی نہ کچھ ہو کہ کھانا
 کو کھانے مال۔ آپ نے کیا کیا تھا اس لیے ہوسٹری اور وہ بھی غلطی سے نہیں بلکہ کمال
 بددیانتی سے کہ اینوں کی خاطر بقولوں باخدا واحد ہم لید و فی قلوبہم (۱۶) دیوبند کے
 نام اہل سنت پر توجہ طوفان چڑھا تھا کہ اسمعیل کی نسبت کا حال معلوم ہو نہ کیا دعویٰ فرمایا
 گنگوہی صاحب کی دیکھیے صاف بتا رہے ہیں کہ لغت کیوں کی نیت میں معلوم ہو نہ کیا دعویٰ
 کہ کفر میں ان کے مراد نہیں بخاری مقصود میں پھر بھی حکم ہی ہے کہ کافر میں (۱۸) تا قسروں
 تر بالائے طاق رہے گنگوہی فترون پر حضرت شاہ ولی شہر صاحب جناب جامی اداوائے
 اور گیروں کو ساتھ کے گمن قائم نا تو توئی صاحب کے کفر وں کی خبر لیجئے حضرت شاہ
 صاحب اپنے عقیدہ العیب لغت کی شرح و ترجمہ میں لکھتے ہیں فصل یازدہم در اہتال
 و کتاب حضرت علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم او بہترین و پاکیزہ و اوی بہترین کسی کہ امیدوار ہو

برائے انارکھیلے تو پناہ دہندہ کسی ازہجوم مصیبت دتے کہ ظالم در دل بدترین چنگال
 اسی میں سے ذکر بعض حوادث زمان کہ دران حوادث لابدست از ہمتا و ہرج آحضرت
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی شاہ صاحب اپنے قصیدہ غمریہ کی شرح و ترجمہ میں فرماتے ہیں
 فصل ششم در مطالبہ جناب عالی علیہ فضل اہلوت و تسلیات مذاکذرا و خواشدہ بیکشتی
 دل و پناہ گرفتگی کہ امیر رسول خدا عطاے ترا سوا ہم روز فیصل کردن و تکیہ فرود آمد و عطا
 در غایت تاکید کی پس توئی پناہ از ہر بلا بسوگرتست رو آوردن من بہ نسبت پناہ گرفتن من دوست
 امید داشتن من بہ وہی واقع البلا ہی جسکے سبب درود تاج پر وہ حکم عطا ہو اسی میں از نیست
 راجح نشدہ کہ سوزش سینہ دار دل و مکر رجوع می کند از عطاے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ
 وسلم سیرابی جناب حاجی امداد اللہ صاحب ہے

کروڑے منور سے مری آنکھوں کو نورانی	مجھے فرقت کی ظلمت سے بچاؤ یا رسول اللہ
اگرچہ نیک ہوں یا بد تمھارا ہو چکا ہوں میں	بس اب چاہو نہ سوا یا رُلاؤ یا رسول اللہ
پھنسا ہوں بی طرح گرد اب غم میں ناخدا ہو کر	میری کشتی کنارے پر لگاؤ یا رسول اللہ
جہاز امت کا حق نے کر دیا ہر آپکے ہاتھوں	بس چاہو ڈباؤ یا تراؤ یا رسول اللہ
پھنسا کر اپنے دام عشق میں امداد عاجز کو	بس اب قید و عالم سے چھڑاؤ یا رسول اللہ

نالوتوی صاحب ہے

اگر جواب دیا بگیوں کو تو نے بھی	تو کوئی اتنا نہیں جو کہ کچھ استغفار
بدو کرا می کرم احمدی کہ تیرے سوا	نہیں ہے قائم بکس کا کوئی حامی کا
کروڑوں جرم کے آگے یہ نام کا اسلام	اگر کیا یا نبی اللہ کیا ترے یہ بیکار

نالوتوی صاحب اپنا اسلام برائے نام آخر تذہیر میں بھی کہہ چکے ہیں کہ اس گنہگار کو جس کا
 اسلام برائے نام ہو دستگیری فرما کر وہ طہا لکت سے نجات دین یعنی قد یصدق پر حضرت
 کہ حضور سے نانگ رہے ہیں حضور سے عرض کر رہے ہیں کیوں کر دیکھے حضور کو طہا کنندہ
 پناہ دہندہ وغیرہ کہ رہے ہیں لنگو ہی فتون پر ضرور کا فر مشرک بالاتفاق ہوئے
 (۱۹) پھر لنگو ہی صاحب کہان بیکر جاتے ہیں یہ جناب حاجی صاحب کے مرید اور حضرت

شاہ صاحب کے غلام۔ فتاویٰ گنگوہی حصہ دوم صفحہ ۱۸۲ بندہ خاندان حضرت شاہ ولی شاہ
صاحب دین بیعت ہو اور اسی خاندان کا شاگرد ہے معاذ اللہ کافرون مشرکون کو پیر بنانا والا
کہ مسلمان رہ سکتا ہو (۲۰) تفسیر اہل آپ نے کہا تھا ہم یہی سنتے آئے تھے کہ سرور
عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد نبی کا امکان ذاتی بھی موجب تکفیر ہو اسکا بطلان
آپ پر واضح ہو گیا ہاں آپ دیوبندیہ وہ امکان ذاتی بھی مانتے ہیں جسکا ماننا قطعاً کفر ہے
اُسے بھی سن لیجئے کہ آپ تو اب طالب تحقیق بنتے ہیں جس دلیل سے بھی اپنا اور دیوبندیوں
کا کفر آپ پر واضح ہو جائے آپ ضرور قبول فرمائیں گے۔

تمام دیوبندی بلکہ سارے وہابی لاکھوں کروڑوں خداؤں کو پوجتے
ہیں اور انکا خدا جوف دار کھل ہو

امام الطائفہ اسماعیل دہلوی نے معاذ اللہ باری عزوجل کا جھوٹا ہونا ممکن بنانیکے لیے دو ملعون
دلیلین مکرر صیغہ جنگنا نہایت قاصر رقی سمن اسبوح شریف میں جو ان میں ایک یہ کہ آدمی تو جھوٹا
قاصد خدا قادر نہ ہو تو آدمی کی قدرت اُس سے بڑھ جائے مولانا غلام دستگیر صاحب جوم
نے اس پر نقض کیا کہ یوں تو تمہارے خدا کا چوری کرنا شراب پینا بھی ممکن ہو جائے گا آدمی چور
اور شرابی ہوتے ہیں خدا نہ ہو سکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ ہے اس پر دیوبند کے بڑے
مستعد ہولوی محمود حسن دیوبندی صاحب نے ضمیر اختیار نظام الملک ۱۵۰۱ - اکت ۱۳۵۵ء میں جان
چھاپ کیا کہ چوری شراب خوردگی جمل ظلم سے معارضہ کم صبی - معلوم ہوتا ہے غلام دستگیر کے نزدیک
خدا کی قدرت بندہ سے نام نہاد ماضی و مستقبلین حالانکہ یہ کلیہ ہے جو محدود العبد ہو مقدر و مستور ہے
مقتدر و متکبر بندہ کے کہہ ہی بھاگے اور آپ تھانوی صاحب ظاہری وغیرہ جس دیوبندی یا
کس قسم کے دہلی سے بڑے چھے یہی کہیا ورنہ اپنے امام الطائفہ کی دلیل کیسے بنا لیا گیا اُسے
گواہ بدین شہر انکا کہ اُس نے یہ لکھا اپنے سمجھو کہ تمام دلتون خوارین فاضلہ علیون گنگوہی
باتون کا قائل نہ ہو کہ اسکا کھنڈا کھنڈا کر رکھل نہ لانا مکان شراب و عمارت سے ظاہر ہوا
شراب پینا یہ ہے کہ اس پر شراب اپنے جوت غل کے ساتھ کھنڈا کر رکھل نہ لانا

قادر نہ ہوگا تو قدرت انسان سے گھٹ رہیگا تب کہ ورون خدا وہ یوں سمجھے فرما کے
 چوری کیا ہی پرانی ملک ہے اسکی اجازت کے اس سے چھپا کر لے لینا کیا اپنی ملک کسی
 کے پاس سے لے لینے کو پکے پاگل کے سوا کوئی چوری کہہ سکتا ہو اور ہو بھی تو یہ معلوم تو چوری
 ہوگی یہ حقیقت اور آدمی حقیقی چوری پر قادر ہے جسکا نفس جو دے ملک غیر مطلقاً ناممکن نہ ہے
 و مال بالذات کجیم کلاضافاً تترچند باتین قطعاً ثابت ہوئیں (۱) بعض اشیاء کی ملک
 سے خارج اور دوسرے کی ملک مستقل ہوں جب ترچوری کر سکے گا (۲) وہ دوسرا مستقل
 خدا ہو کہ اگر تقریر تخریر الناس کے طور کا خدا بالعرض ہو تو مالک بھی بالعرض ہوگا اور اس چیز
 کا بھی مالک بالذات پھر اللہ واحد قہار رہیگا اور چوری ناممکن ہوگی (۳) جب وہ دوسرا مستقل
 خدا ہے تو ازلی ابدی ہوگا یہ نہیں کہ امکان سر قد کے لئے اسکا امکان کفایت کرے اور
 بالفعل موجود نہ ہو کہ خدا کا وجود واجب ہونا لازم نہ کہ محض ممکن (۴) انسان لاکھوں کروڑوں
 اشخاص کی چوری کر سکتا ہو خدا اگر ایک ہی کی چوری کر سکے زیادہ پر قادر نہ ہو تو انسانی قدرت
 سے بھر گھٹ رہے لہذا واجب کہ لاکھوں کروڑوں ازلی ابدی خدا موجود و واجب الوجود ہیں
 تو قطعاً ثابت ہوگا کہ دیوبندیہ و دہلیہ یہ کہ ورون خداؤں کے بجا رہی ہیں ہی تھانوی وغیرہ
 کسی دیوبندی یا دہلی مین دم کہ اسکا جواب لاسکے یا اسے کروڑوں خدا
 مین سے ایک بھی گھٹا سکے کذلک العذاب لعداب الخیرۃ اکبر لوحک انوار
 یعلون الحمد للہ اولاً و آخراً جناب تھانوی صاحب یہ اتنی جہاں میں تیس بحث اول میں
 دوم میں تیس سوم و تہمیل مین اگر حسب ادب رسالہ واپس دیا یا سکتا ہی سکتا سکوتا کی
 گردان بھائی فہما حق بعد اللہ تعالیٰ ظاہر ہو گیا اور نہ غرضی اجازت ہو کہ تمام اصناف کا ہر
 ذات ناب مگر جمہور لیں اور ہم یہ بھی قید نہیں لگائے کہ آپ خود کاتب نہیں یا ساری پارٹی کہ یقیناً
 سرور کر بیٹھے گی دستخط کرے نہیں جواب جس نام سے چاہے ہو مگر آپ کی فقط تصدیق ہو تصدیق
 بھی نہ سہی اتنا ہی لکھ دیں کہ ہم نے دیکھا اسود ذیل کا لفظ صوبہ (۱) آپ جواب جب
 پانچ دن اتنا بغور وصول ایک کارڈ پر لکھ بھیجیں کہ جواب میٹھو وہ جسے سال و سال
 اتنے دنوں مین آئیگا یا ایسی کہ جواب دیا جائیگا کہ انتظار نہ ہو یہ کارڈ تیس سے چوبیس دن

آسکا ہے ان دو حرفوں کے لکھنے میں آجیو کیا گھنٹا لگتا ہو مگر مجھے تو آپ کی خاطر منظور آچک
 نرمی مقصود لہذا اس خیال سے کہ اتنی بات لکھنے کیلئے بھی شاید ساری پارٹی سے شعروں
 کی ضرورت ہو میں ساتویں بلکہ دسویں دن تک انتظار کرونگا اگر یہ دو حرفی کارڈ نہ آیا تو اُسکے
 معنی بھی سمجھ جائیں گے کہ حسب عادت مارکوت اختیار فرمائی (۲) یہ جواب خط دوم کی
 طرح اقرارات و انکار حسیات کی مثل مکاتبات پر مشتمل نہ ہو ورنہ ہمیں وقت ضائع کرنا نہیں
 وہ اقرارات و مکاتبات چھانٹ کر آپ کو بھیج دینا ہی کافی جواب ہوگا (۳) انسٹی نمبرون کا
 جواب جدا جدا ہو جتنے نمبرون کو حق سمجھے قصر کیا انکی تسلیم لکھ دیجیے ورنہ اگر عاجزون کے
 داب قدیم کی طرح بعض باتوں پر کچھ لب کشائی اور باقی کو پشت نمائی تو جن نمبرون کا جواب
 نہ ملے گا پہلے سے کہے دیتا ہوں وہ آپکے تسلیم شدہ ٹھہریں گے اور ان سے اس بیطرح حتیٰ
 کیا جائیگا جیسے آپ صراحۃً تسلیم لکھ دیتے واللہ یمدنی من یشاء الی صراط مستقیم
 وحسبنا اللہ ونعم الوکیل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ
 اللہ تعالیٰ وسلم وبارک علی ناصرنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ و ابنہ و حزبہ
 اجمعین آمین والحمد للہ رب العالمین
 فقیر مسطفی رضا قادری برکاتی
 ۲۷ صفر ۱۳۷۷ھ